مرقس کی معرفت اِنجیل

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

1 یہ اللہ کے فرزند عیسیٰ مسیح کے بارے میں خوش خبری
ہے، **2** جو یسعیاہ نبی کی پیش گوئی کے مطابق یوں شروع
ہوئی:

'دیکھ، مَیں اپنے پیغمبر کو تیرے آگے آگے بھیج دیتا ہوں
جو تیرے لئے راستہ تیار کرے گا۔
3 ریگستان میں ایک آواز پکار رہی ہے،
رب کی راہ تیار کرو!
اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔'

4 یہ پیغمبر یحییٰ بپتسمہ دینے والا تھا۔ ریگستان میں رہ
کر اُس نے اعلان کیا کہ لوگ توبہ کر کے بپتسمہ لیں تاکہ
اُنہیں اپنے گناہوں کی معافی مل جائے۔ **5** یہودیہ کے
پورے علاقے کے لوگ یروشلم کے تمام باشندوں سمیت
نکل کر اُس کے پاس آئے۔ اور اپنے گناہوں کو تسلیم کر
کے اُنہوں نے دریائے یردن میں یحییٰ سے بپتسمہ لیا۔

6 یحییٰ اونٹوں کے بالوں کا لباس پہنے اور کمر پر
چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا۔ خوراک کے طور پر وہ ٹڈیاں
اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔ **7** اُس نے اعلان کیا، ''میرے بعد
ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے۔ مَیں جھک کر اُس
کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں۔ **8** مَیں تم کو
پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن وہ تمہیں روح القدس سے
بپتسمہ دے گا۔''

عیسیٰ کا بپتسمہ اور آزمائش

9 اُن دنوں میں عیسیٰ ناصرت سے آیا اور یحییٰ نے
اُسے دریائے یردن میں بپتسمہ دیا۔ **10** پانی سے نکلتے ہی
عیسیٰ نے دیکھا کہ آسمان پھٹ رہا ہے اور روح القدس
کبوتر کی طرح مجھ پر اُتر رہا ہے۔ **11** ساتھ ساتھ آسمان
سے ایک آواز سنائی دی، ''تُو میرا پیارا فرزند ہے، تجھ سے
مَیں خوش ہوں۔''

12 اِس کے فوراً بعد روح القدس نے اُسے ریگستان
میں بھیج دیا۔ **13** وہاں وہ چالیس دن رہا جس کے دوران
ابلیس اُس کی آزمائش کرتا رہا۔ وہ جنگلی جانوروں کے
درمیان رہتا اور فرشتے اُس کی خدمت کرتے تھے۔

عیسیٰ چار مچھیروں کو بلاتا ہے

14 جب یحییٰ کو جیل میں ڈال دیا گیا تو عیسیٰ
گلیل کے علاقے میں آیا اور اللہ کی خوش خبری کا اعلان
کرنے لگا۔ **15** وہ بولا، ''مقررہ وقت آ گیا ہے، اللہ کی
بادشاہی قریب آ گئی ہے۔ توبہ کرو اور اللہ کی خوش خبری پر
ایمان لاؤ۔''

16 ایک دن جب عیسیٰ گلیل کی جھیل کے کنارے
کنارے چل رہا تھا تو اُس نے شمعون اور اُس کے بھائی
اندریاس کو دیکھا۔ وہ جھیل میں جال ڈال رہے تھے کیونکہ
وہ ماہی گیر تھے۔ **17** اُس نے کہا، ''آؤ، میرے پیچھے ہو
لو، مَیں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔'' **18** یہ سنتے ہی وہ اپنے
جالوں کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔

19 تھوڑا سا آگے جا کر عیسیٰ نے زبدی کے بیٹوں
یعقوب اور یوحنا کو دیکھا۔ وہ کشتی میں بیٹھے اپنے جالوں کی
مرمت کر رہے تھے۔ **20** اُس نے اُنہیں فوراً بلایا تو وہ

اپنے باپ کو مزدوروں سمیت کشتی میں چھوڑ کر اُس کے
پیچھے ہو لئے۔

آدمی کی بدرُوح کے قبضے سے رہائی

21 وہ کفرنحوم شہر میں داخل ہوئے۔ اور سبت کے
دن عیسیٰ عبادت خانے میں جا کر لوگوں کو سکھانے لگا۔
22 وہ اُس کی تعلیم سن کر ہکا بکا رہ گئے کیونکہ وہ اُنہیں
شریعت کے عالموں کی طرح نہیں بلکہ اختیار کے ساتھ
سکھاتا تھا۔
23 اُن کے عبادت خانے میں ایک آدمی تھا جو کسی
ناپاک روح کے قبضے میں تھا۔ عیسیٰ کو دیکھتے ہی وہ چیخ چیخ
کر بولنے لگا، 24 ”اے ناصرت کے عیسیٰ، ہمارا آپ کے
ساتھ کیا واسطہ ہے؟ کیا آپ ہمیں ہلاک کرنے آئے ہیں؟
مَیں تو جانتا ہوں کہ آپ کون ہیں، آپ اللہ کے قدوس
ہیں۔“
25 عیسیٰ نے اُسے ڈانٹ کر کہا، ”خاموش! آدمی
سے نکل جا!“ 26 اِس پر بدروح آدمی کو جھنجھوڑ کر اور چیخیں
مار مار کر اُس میں سے نکل گئی۔
27 تمام لوگ گھبرا گئے اور ایک دوسرے سے کہنے
لگے، ”یہ کیا ہے؟ ایک نئی تعلیم جو اختیار کے ساتھ دی جا رہی
ہے۔ اور وہ بدروحوں کو حکم دیتا ہے تو وہ اُس کی مانتی ہیں۔“
28 اور عیسیٰ کے بارے میں چرچا جلدی سے گلیل
کے پورے علاقے میں پھیل گیا۔

بہت سے مریضوں کی شفا

29 عبادت خانے سے نکلنے کے عین بعد وہ یعقوب
اور یوحنا کے ساتھ شمعون اور اندریاس کے گھر گئے۔ 30 وہاں
شمعون کی ساس بستر پر پڑی تھی، کیونکہ اُسے بخار تھا۔
اُنہوں نے عیسیٰ کو بتا دیا 31 تو وہ اُس کے نزدیک گیا۔
اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس نے اُٹھنے میں اُس کی مدد کی۔ اِس
پر بخار اُتر گیا اور وہ اُن کی خدمت کرنے لگی۔
32 جب شام ہوئی اور سورج غروب ہوا تو لوگ
تمام مریضوں اور بدروح گرفتہ اشخاص کو عیسیٰ کے پاس
لائے۔ 33 پورا شہر دروازے پر جمع ہو گیا 34 اور عیسیٰ نے
بہت سے مریضوں کو مختلف قسم کی بیماریوں سے شفا دی۔
اُس نے بہت سی بدروحیں بھی نکال دیں، لیکن اُس نے
اُنہیں بولنے نہ دیا، کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ کون ہے۔

گلیل میں منادی

35 اگلے دن صبح سویرے جب ابھی اندھیرا ہی تھا تو
عیسیٰ اُٹھ کر دعا کرنے کے لئے کسی ویران جگہ چلا گیا۔
36 بعد میں شمعون اور اُس کے ساتھی اُسے ڈھونڈنے
نکلے۔ 37 جب معلوم ہوا کہ وہ کہاں ہے تو اُنہوں نے
اُس سے کہا، ”تمام لوگ آپ کو تلاش کر رہے ہیں!“
38 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”آؤ، ہم ساتھ والی
آبادیوں میں جائیں تاکہ مَیں وہاں بھی منادی کروں۔
کیونکہ مَیں اِسی مقصد سے نکل آیا ہوں۔“
39 چنانچہ وہ پورے گلیل میں سے گزرتا ہوا عبادت
خانوں میں منادی کرتا اور بدروحوں کو نکالتا رہا۔

کوڑھ سے شفا

40 ایک آدمی عیسیٰ کے پاس آیا جو کوڑھ کا مریض
تھا۔ گھٹنوں کے بل جھک کر اُس نے منت کی، ”اگر آپ
چاہیں تو مجھے پاک صاف کر سکتے ہیں۔“
41 عیسیٰ کو ترس آیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر
اُسے چھوا اور کہا، ”مَیں چاہتا ہوں، پاک صاف ہو جا۔“

42 اِس پر بیماری فوراً دُور ہو گئی اور وہ پاک صاف ہو
گیا۔ 43 عیسیٰ نے اُسے فوراً رخصت کر کے سختی سے سمجھایا،
44 ”خبردار! یہ بات کسی کو نہ بتانا بلکہ بیت المقدّس میں
امام کے پاس جا تاکہ وہ تیرا معائنہ کرے۔ اپنے ساتھ وہ
قربانی لے جا جس کا تقاضا موسیٰ کی شریعت اُن سے کرتی
ہے جنہیں کوڑھ سے شفا ملی ہو۔ یوں علانیہ تصدیق ہو
جائے گی کہ تُو واقعی پاک صاف ہو گیا ہے۔“
45 آدمی چلا گیا، لیکن وہ ہر جگہ اپنی کہانی سنانے لگا۔
اُس نے یہ خبر اِتنی پھیلائی کہ عیسیٰ کھلے طور پر کسی بھی شہر
میں داخل نہ ہو سکا بلکہ اُسے ویران جگہوں میں رہنا پڑا۔
لیکن وہاں بھی لوگ ہر جگہ سے اُس کے پاس پہنچ گئے۔

مفلوج کے لئے چھت کھولی جاتی ہے

2 کچھ دنوں کے بعد عیسیٰ کفرنحوم میں واپس آیا۔ جلد ہی
خبر پھیل گئی کہ وہ گھر میں ہے۔ 2 اِس پر اِتنے لوگ جمع ہو
گئے کہ پورا گھر بھر گیا بلکہ دروازے کے سامنے بھی جگہ نہ
رہی۔ وہ اُنہیں کلامِ مقدّس سنانے لگا۔ 3 اِتنے میں کچھ
لوگ پہنچے۔ اُن میں سے چار آدمی ایک مفلوج کو اُٹھائے
عیسیٰ کے پاس لانا چاہتے تھے۔ 4 مگر وہ اُسے ہجوم کی وجہ
سے عیسیٰ تک نہ پہنچا سکے، اِس لئے اُنہوں نے چھت کھول
دی۔ عیسیٰ کے اوپر کا حصہ ادھیڑ کر اُنہوں نے چارپائی کو
جس پر مفلوج لیٹا تھا اُتار دیا۔ 5 جب عیسیٰ نے اُن کا
ایمان دیکھا تو اُس نے مفلوج سے کہا، ”بیٹا، تیرے گناہ
معاف کر دیئے گئے ہیں۔“
6 شریعت کے کچھ عالم وہاں بیٹھے تھے۔ وہ یہ سن کر
سوچ بچار میں پڑ گئے۔ 7 ”یہ کس طرح ایسی باتیں کر سکتا
ہے؟ کفر بک رہا ہے۔ صرف اللہ ہی گناہ معاف کر سکتا
ہے۔“
8 عیسیٰ نے اپنی روح میں فوراً جان لیا کہ وہ کیا
سوچ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے اُن سے پوچھا، ”تم دل
میں اِس طرح کی باتیں کیوں سوچ رہے ہو؟ 9 کیا مفلوج
سے یہ کہنا آسان ہے کہ ’تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے
ہیں‘ یا یہ کہ ’اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر‘؟ 10 لیکن
مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف
کرنے کا اختیار ہے۔“ یہ کہہ کر وہ مفلوج سے مخاطب ہوا،
11 ”مَیں تجھ سے کہتا ہوں کہ اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر گھر
چلا جا۔“
12 وہ آدمی کھڑا ہوا اور فوراً اپنی چارپائی اُٹھا کر اُن
کے دیکھتے دیکھتے چلا گیا۔ سب سخت حیرت زدہ ہوئے اور
اللہ کی تمجید کر کے کہنے لگے، ”ایسا کام ہم نے کبھی نہیں
دیکھا!“

عیسیٰ متی کو بلاتا ہے

13 پھر عیسیٰ نکل کر دوبارہ جھیل کے کنارے گیا۔
ایک بڑی بھیڑ اُس کے پاس آئی تو وہ اُنہیں سکھانے
لگا۔ 14 چلتے چلتے اُس نے حلفئی کے بیٹے لاوی کو دیکھا
جو ٹیکس لینے کے لئے اپنی چوکی پر بیٹھا تھا۔ عیسیٰ نے اُس
سے کہا، ”میرے پیچھے ہو لے۔“ اور لاوی اُٹھ کر اُس کے
پیچھے ہو لیا۔
15 بعد میں عیسیٰ لاوی کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا۔
اُس کے ساتھ نہ صرف اُس کے شاگرد بلکہ بہت سے ٹیکس
لینے والے اور گنہگار بھی تھے، کیونکہ اُن میں سے بہتیرے
اُس کے پیروکار بن چکے تھے۔ 16 شریعت کے کچھ فریسی
عالموں نے اُسے یوں ٹیکس لینے والوں اور گنہگاروں
کے ساتھ کھاتے دیکھا تو اُس کے شاگردوں سے پوچھا،
”یہ ٹیکس لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟“

17 یہ سن کر عیسیٰ نے جواب دیا، ”صحت مندوں کو
ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مریضوں کو۔ مَیں
راست بازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں۔“

شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

18 یحییٰ کے شاگرد اور فریسی روزہ رکھا کرتے تھے۔
ایک موقع پر کچھ لوگ عیسیٰ کے پاس آئے اور پوچھا،
”آپ کے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے جبکہ یحییٰ اور
فریسیوں کے شاگرد روزہ رکھتے ہیں؟“
19 عیسیٰ نے جواب دیا، ”شادی کے مہمان کس طرح
روزہ رکھ سکتے ہیں جب دُولھا اُن کے درمیان ہے؟ جب
تک دُولھا اُن کے ساتھ ہے وہ روزہ نہیں رکھ سکتے۔
20 لیکن ایک دن آئے گا جب دُولھا اُن سے لے لیا
جائے گا۔ اُس وقت وہ ضرور روزہ رکھیں گے۔
21 کوئی بھی نئے کپڑے کا ٹکڑا کسی پرانے لباس
میں نہیں لگاتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو نیا ٹکڑا بعد میں سکڑ کر
پرانے لباس سے الگ ہو جائے گا۔ یوں پرانے لباس کی
پھٹی ہوئی جگہ پہلے کی نسبت زیادہ خراب ہو جائے گی۔
22 اِسی طرح کوئی بھی انگور کا تازہ رس پرانی اور بے لچک
مشکوں میں نہیں ڈالتا۔ اگر وہ ایسا کرے تو پرانی مشکیں پیدا
ہونے والی گیس کے باعث پھٹ جائیں گی۔ نتیجے میں مے
اور مشکیں دونوں ضائع ہو جائیں گی۔ اِس لئے انگور کا تازہ
رس نئی مشکوں میں ڈالا جاتا ہے جو لچک دار ہوتی ہیں۔“

سبت کے بارے میں سوال

23 ایک دن عیسیٰ اناج کے کھیتوں میں سے گزر رہا
تھا۔ چلتے چلتے اُس کے شاگرد کھانے کے لئے اناج کی
بالیں توڑنے لگے۔ سبت کا دن تھا۔ 24 یہ دیکھ کر فریسیوں
نے عیسیٰ سے پوچھا، ”دیکھو، یہ کیوں ایسا کر رہے ہیں؟
سبت کے دن ایسا کرنا منع ہے۔“
25 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا
کہ داؤد نے کیا کِیا جب اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو
بھوک لگی اور اُن کے پاس خوراک نہیں تھی؟ 26 اُس وقت
ابیاتر امامِ اعظم تھا۔ داؤد اللہ کے گھر میں داخل ہوا اور رب
کے لئے مخصوص شدہ روٹیاں لے کر کھائیں، اگرچہ صرف
اماموں کو اِنہیں کھانے کی اجازت ہے۔ اور اُس نے اپنے
ساتھیوں کو بھی یہ روٹیاں کھلائیں۔“
27 پھر اُس نے کہا، ”انسان کو سبت کے دن کے لئے
نہیں بنایا گیا بلکہ سبت کا دن اِنسان کے لئے۔ 28 چنانچہ
ابنِ آدم سبت کا بھی مالک ہے۔“

سوکھے ہوئے ہاتھ کی شفا

3 کسی اَور وقت جب عیسیٰ عبادت خانے میں گیا تو
وہاں ایک آدمی تھا جس کا ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔ 2 سبت کا دن
تھا اور لوگ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کہ کیا عیسیٰ اِس
آدمی کو آج بھی شفا دے گا۔ کیونکہ وہ اُس پر الزام لگانے
کا کوئی بہانہ تلاش کر رہے تھے۔ 3 عیسیٰ نے سوکھے ہاتھ
والے آدمی سے کہا، ”اُٹھ، درمیان میں کھڑا ہو۔“ 4 پھر
عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”مجھے بتاؤ، شریعت ہمیں سبت
کے دن کیا کرنے کی اجازت دیتی ہے، نیک کام کرنے کی
یا غلط کام کرنے کی، کسی کی جان بچانے کی یا اُسے تباہ
کرنے کی؟“
سب خاموش رہے۔ 5 وہ غصے سے اپنے اِرد گرد
کے لوگوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اُن کی سخت دلی اُس کے
لئے بڑے دُکھ کا باعث بن رہی تھی۔ پھر اُس نے آدمی
سے کہا، ”اپنا ہاتھ آگے بڑھا۔“ اُس نے ایسا کیا تو اُس کا

ہاتھ بحال ہو گیا۔ 6 اِس پر فریسی باہر نکل کر سیدھے
ہیرودیس کی پارٹی کے افراد کے ساتھ مل کر عیسیٰ کو قتل
کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔

جھیل کے کنارے پر ہجوم

7 لیکن عیسیٰ وہاں سے ہٹ کر اپنے شاگردوں کے
ساتھ جھیل کے پاس گیا۔ ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہو
لیا۔ لوگ نہ صرف گلیل کے علاقے سے آئے بلکہ بہت سی
اَور جگہوں یعنی یہودیہ، 8 یروشلم، ادومیہ، دریائے یردن کے
پار اور صور اور صیدا کے علاقے سے بھی۔ وجہ یہ تھی کہ عیسیٰ
کے کام کی خبر اُن علاقوں تک بھی پہنچ چکی تھی اور نتیجے میں
بہت سے لوگ وہاں سے بھی آئے۔ 9 عیسیٰ نے
شاگردوں سے کہا، ”احتیاطاً ایک کشتی اُس وقت کے لئے
تیار کر رکھو جب ہجوم مجھے حد سے زیادہ دبانے لگے گا۔“
10 کیونکہ اُس دن اُس نے بہتوں کو شفا دی تھی، اِس
لئے جسے بھی کوئی تکلیف تھی وہ دھکے دے دے کر اُس کے
پاس آیا تاکہ اُسے چھو سکے۔ 11 اور جب بھی ناپاک
روحوں نے عیسیٰ کو دیکھا تو وہ اُس کے سامنے گر کر چیخیں
مارنے لگیں، ”آپ اللہ کے فرزند ہیں۔“
12 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں سختی سے ڈانٹ کر کہا کہ وہ
اُسے ظاہر نہ کریں۔

عیسیٰ بارہ رسولوں کو مقرر کرتا ہے

13 اِس کے بعد عیسیٰ نے پہاڑ پر چڑھ کر جنہیں وہ
چاہتا تھا اُنہیں اپنے پاس بلا لیا۔ اور وہ اُس کے پاس
آئے۔ 14 اُس نے اُن میں سے بارہ کو چن لیا۔ اُنہیں
اُس نے اپنے رسول مقرر کر لیا تاکہ وہ اُس کے ساتھ چلیں
اور وہ اُنہیں منادی کرنے کے لئے بھیج سکے۔ 15 اُس
نے اُنہیں بدروحیں نکالنے کا اختیار بھی دیا۔
16 جن بارہ کو اُس نے مقرر کیا اُن کے نام یہ ہیں:
شمعون جس کا لقب اُس نے پطرس رکھا، 17 زبدی کے
بیٹے یعقوب اور یوحنا جن کا لقب عیسیٰ نے ’بادل کی گرج
کے بیٹے‘ رکھا، 18 اندریاس، فلپس، برتلمائی، متی، توما،
یعقوب بن حلفئی، تدّی، شمعون مجاہد 19 اور یہوداہ اسکریوتی
جس نے بعد میں اُسے دشمن کے حوالے کر دیا۔

عیسیٰ اور بدروحوں کا سردار

20 پھر عیسیٰ کسی گھر میں داخل ہوا۔ اِس بار بھی
اِتنا ہجوم جمع ہو گیا کہ عیسیٰ کو اپنے شاگردوں سمیت کھانا
کھانے کا موقع بھی نہ ملا۔ 21 جب اُس کے خاندان کے
افراد نے یہ سنا تو وہ اُسے پکڑ کر لے جانے کے لئے
آئے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، ”وہ ہوش میں نہیں ہے۔“
22 لیکن شریعت کے جو عالم یروشلم سے آئے تھے
اُنہوں نے کہا، ”یہ بدروحوں کے سردار بعل زبول کے قبضے
میں ہے۔ اُسی کی مدد سے بدروحوں کو نکال رہا ہے۔“
23 پھر عیسیٰ نے اُنہیں اپنے پاس بلا کر تمثیلوں میں
جواب دیا۔ ”ابلیس کس طرح ابلیس کو نکال سکتا ہے؟ 24 جس
بادشاہی میں پھوٹ پڑ جائے وہ قائم نہیں رہ سکتی۔ 25 اور جس
گھرانے کی ایسی حالت ہو وہ بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ 26 اِسی
طرح اگر ابلیس اپنے آپ کی مخالفت کرے اور یوں
اُس میں پھوٹ پڑ جائے تو وہ قائم نہیں رہ سکتا بلکہ ختم ہو
چکا ہے۔
27 کسی زور آور آدمی کے گھر میں گھس کر اُس کا
مال و اسباب لُوٹنا اُس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک
اُس آدمی کو باندھا نہ جائے۔ پھر ہی اُسے لُوٹا جا سکتا ہے۔
28 مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ لوگوں کے تمام گناہ

اور کفر کی باتیں معاف کی جا سکیں گی، خواہ وہ کتنا ہی کفر
کیوں نہ بکیں۔ 29 لیکن جو روح القدس کے خلاف کفر
بکے اُسے ابد تک معافی نہیں ملے گی۔ وہ ایک ابدی گناہ کا
قصوروار ٹھہرے گا۔“ 30 عیسیٰ نے یہ اِس لئے کہا کیونکہ
عالم کہہ رہے تھے کہ وہ کسی بدروح کی گرفت میں ہے۔

عیسیٰ کی ماں اور بھائی

31 پھر عیسیٰ کی ماں اور بھائی پہنچ گئے۔ باہر کھڑے
ہو کر اُنہوں نے کسی کو اُسے بلانے کو بھیج دیا۔ 32 اُس
کے ارد گرد ہجوم بیٹھا تھا۔ اُنہوں نے کہا، ”آپ کی ماں اور
بھائی باہر آپ کو بلا رہے ہیں۔“
33 عیسیٰ نے پوچھا، ”کون میری ماں اور کون میرے
بھائی ہیں؟“ 34 اور اپنے گرد بیٹھے لوگوں پر نظر ڈال کر
اُس نے کہا، ”دیکھو، یہ میری ماں اور میرے بھائی ہیں۔
35 جو بھی اللہ کی مرضی پوری کرتا ہے وہ میرا بھائی، میری
بہن اور میری ماں ہے۔“

بیج بونے والے کی تمثیل

4 پھر عیسیٰ دوبارہ جھیل کے کنارے تعلیم دینے لگا۔ اور
اِتنی بڑی بھیڑ اُس کے پاس جمع ہوئی کہ وہ جھیل میں کھڑی
ایک کشتی میں بیٹھ گیا۔ باقی لوگ جھیل کے کنارے پر
کھڑے رہے۔ 2 اُس نے اُنہیں بہت سی باتیں تمثیلوں
میں سکھائیں۔ اُن میں سے ایک یہ تھی:
3 ”سنو! ایک کسان بیج بونے کے لئے نکلا۔ 4 جب
بیج اِدھر اُدھر بکھر گیا تو کچھ دانے راستے پر گرے اور
پرندوں نے آ کر اُنہیں چگ لیا۔ 5 کچھ پتھریلی زمین پر
گرے جہاں مٹی کی کمی تھی۔ وہ جلد اُگ آئے کیونکہ مٹی
گہری نہیں تھی۔ 6 لیکن جب سورج نکلا تو پودے جھلس گئے
اور چونکہ وہ جڑ نہ پکڑ سکے اِس لئے سوکھ گئے۔ 7 کچھ
دانے خود رَو کانٹے دار پودوں کے درمیان بھی گرے۔
وہاں وہ اُگنے تو لگے، لیکن خود رَو پودوں نے ساتھ ساتھ
بڑھ کر اُنہیں پھلنے پھولنے کی جگہ نہ دی۔ چنانچہ وہ بھی ختم
ہو گئے اور پھل نہ لا سکے۔ 8 لیکن ایسے دانے بھی تھے جو
زرخیز زمین میں گرے۔ وہاں وہ پھوٹ نکلے اور بڑھتے
بڑھتے تیس گنا، ساٹھ گنا بلکہ سو گنا تک پھل لائے۔“
9 پھر اُس نے کہا، ”جو سن سکتا ہے وہ سن لے!“

تمثیلوں کا مقصد

10 جب وہ اکیلا تھا تو جو لوگ اُس کے ارد گرد جمع
تھے اُنہوں نے بارہ شاگردوں سمیت اُس سے پوچھا کہ
اِس تمثیل کا کیا مطلب ہے؟ 11 اُس نے جواب دیا،
”تم کو تو اللہ کی بادشاہی کا بھید سمجھنے کی لیاقت دی گئی
ہے۔ لیکن مَیں اِس دائرے سے باہر کے لوگوں کو ہر بات
سمجھانے کے لئے تمثیلیں استعمال کرتا ہوں 12 تاکہ پاک
کلام پورا ہو جائے کہ

’وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے مگر کچھ نہیں جانیں گے،
وہ اپنے کانوں سے سنیں گے مگر کچھ نہیں سمجھیں گے،
ایسا نہ ہو کہ وہ میری طرف رجوع کریں
اور اُنہیں معاف کر دیا جائے۔‘“

بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب

13 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”کیا تم یہ تمثیل نہیں
سمجھتے؟ تو پھر باقی تمام تمثیلیں کس طرح سمجھ پاؤ گے؟
14 بیج بونے والا اللہ کا کلام بو دیتا ہے۔ 15 راستے پر
گرنے والے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام کو سنتے تو ہیں،
لیکن پھر ابلیس فوراً آ کر وہ کلام چھین لیتا ہے جو اُن میں

بویا گیا ہے۔ 16 پتھریلی زمین پر گرنے والے دانے وہ
لوگ ہیں جو کلام سنتے ہی اُسے خوشی سے قبول تو کر لیتے
ہیں، 17 لیکن وہ جڑ نہیں پکڑتے اور اِس لئے زیادہ دیر
تک قائم نہیں رہتے۔ جونہی وہ کلام پر ایمان لانے کے
باعث کسی مصیبت یا ایذا رسانی سے دوچار ہو جائیں، تو وہ
برگشتہ ہو جاتے ہیں۔ 18 خودرَو کانٹے دار پودوں کے
درمیان گرے ہوئے دانے وہ لوگ ہیں جو کلام سنتے تو
ہیں، 19 لیکن پھر روزمرہ کی پریشانیاں، دولت کا فریب
اور دیگر چیزوں کا لالچ کلام کو پھلنے پھولنے نہیں دیتے۔
نتیجے میں وہ پھل لانے تک نہیں پہنچتا۔ 20 اِس کے
مقابلے میں زرخیز زمین میں گرے ہوئے دانے وہ لوگ
ہیں جو کلام سن کر اُسے قبول کرتے اور بڑھتے بڑھتے تیس
گنا، ساٹھ گنا بلکہ سو گنا تک پھل لاتے ہیں۔“

کوئی چراغ کو برتن کے نیچے نہیں چھپاتا

21 عیسیٰ نے بات جاری رکھی اور کہا، ”کیا چراغ
کو اِس لئے جلا کر لایا جاتا ہے کہ وہ کسی برتن یا چارپائی
کے نیچے رکھا جائے؟ ہرگز نہیں! اُسے شمع دان پر رکھا جاتا
ہے۔ 22 کیونکہ جو کچھ بھی اِس وقت پوشیدہ ہے اُسے
آخرکار ظاہر ہو جانا ہے اور تمام بھیدوں کو ایک دن کھل جانا
ہے۔ 23 اگر کوئی سن سکے تو سن لے۔“
24 اُس نے اُن سے یہ بھی کہا، ”اِس پر دھیان دو
کہ تم کیا سنتے ہو۔ جس حساب سے تم دوسروں کو دیتے ہو
اُسی حساب سے تم کو بھی دیا جائے گا بلکہ تم کو اُس سے
بڑھ کر ملے گا۔ 25 کیونکہ جسے کچھ حاصل ہوا ہے اُسے اَور
بھی دیا جائے گا، جبکہ جسے کچھ حاصل نہیں ہوا اُس سے وہ
تھوڑا بہت بھی چھین لیا جائے گا جو اُسے حاصل ہے۔“

خودبخود اُگنے والے بیج کی تمثیل

26 پھر عیسیٰ نے کہا، ”اللہ کی بادشاہی یوں سمجھ لو:
ایک کسان زمین میں بیج بکھیر دیتا ہے۔ 27 یہ بیج پھوٹ
کر دن رات اُگتا رہتا ہے، خواہ کسان سو رہا یا جاگ
رہا ہو۔ اُسے معلوم نہیں کہ یہ کیونکر ہوتا ہے۔ 28 زمین
خودبخود اناج کی فصل پیدا کرتی ہے۔ پہلے پتے نکلتے ہیں،
پھر بالیں نظر آنے لگتی ہیں اور آخر میں دانے پیدا ہو جاتے
ہیں۔ 29 اور جونہی اناج کی فصل پک جاتی ہے کسان آ
کر درانتی سے اُسے کاٹ لیتا ہے، کیونکہ فصل کی کٹائی کا
وقت آ چکا ہوتا ہے۔“

رائی کے دانے کی تمثیل

30 پھر عیسیٰ نے کہا، ”ہم اللہ کی بادشاہی کا موازنہ
کس چیز سے کریں؟ یا ہم کون سی تمثیل سے اِسے بیان
کریں؟ 31 وہ رائی کے دانے کی مانند ہے جو زمین میں ڈالا
گیا ہو۔ رائی بیجوں میں سب سے چھوٹا دانہ ہے 32 لیکن
بڑھتے بڑھتے سبزیوں میں سب سے بڑا ہو جاتا ہے۔ اُس
کی شاخیں اِتنی لمبی ہو جاتی ہیں کہ پرندے اُس کے سائے
میں اپنے گھونسلے بنا سکتے ہیں۔“
33 عیسیٰ اِسی قسم کی بہت سی تمثیلوں کی مدد سے
اُنہیں کلام یوں سناتا تھا کہ وہ اِسے سمجھ سکتے تھے۔ 34 ہاں،
عوام کو وہ صرف تمثیلوں کے ذریعے سکھاتا تھا۔ لیکن جب
وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ اکیلا ہوتا تو وہ ہر بات کی
تشریح کرتا تھا۔

عیسیٰ آندھی کو تھما دیتا ہے

35 اُس دن جب شام ہوئی تو عیسیٰ نے اپنے
شاگردوں سے کہا، ”آؤ، ہم جھیل کے پار چلیں۔“ 36 چنانچہ

وہ بھیڑ کو رخصت کر کے اُسے لے کر چل پڑے۔ بعض اَور
کشتیاں بھی ساتھ گئیں۔ **37** اچانک سخت آندھی آئی۔
لہریں کشتی سے ٹکرا کر اُسے پانی سے بھرنے لگیں، **38** لیکن
عیسیٰ ابھی تک کشتی کے پچھلے حصے میں اپنا سر گدی پر رکھے
سو رہا تھا۔ شاگردوں نے اُسے جگا کر کہا، ”اُستاد، کیا
آپ کو پروا نہیں کہ ہم تباہ ہو رہے ہیں؟“

39 وہ جاگ اُٹھا، آندھی کو ڈانٹا اور جھیل سے کہا،
”خاموش! چپ کر!“ اِس پر آندھی تھم گئی اور لہریں بالکل
ساکت ہو گئیں۔ **40** پھر عیسیٰ نے شاگردوں سے پوچھا،
”تم کیوں گھبراتے ہو؟ کیا تم ابھی تک ایمان نہیں رکھتے؟“

41 اُن پر سخت خوف طاری ہو گیا اور وہ ایک
دوسرے سے کہنے لگے، ”آخر یہ کون ہے؟ ہَوا اور جھیل
بھی اُس کا حکم مانتی ہیں۔“

عیسیٰ ایک گراسینی آدمی سے بدروحیں نکال دیتا ہے

5 پھر وہ جھیل کے پار گراسا کے علاقے میں پہنچے۔
2 جب عیسیٰ کشتی سے اُترا تو ایک آدمی جو ناپاک روح کی
گرفت میں تھا قبروں میں سے نکل کر عیسیٰ کو ملا۔ **3** یہ آدمی
قبروں میں رہتا اور اِس نوبت تک پہنچ گیا تھا کہ کوئی بھی
اُسے باندھ نہ سکتا تھا، چاہے اُسے زنجیروں سے بھی باندھا
جاتا۔ **4** اُسے بہت دفعہ بیڑیوں اور زنجیروں سے باندھا
گیا تھا، لیکن جب بھی ایسا ہوا تو اُس نے زنجیروں کو توڑ کر
بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ کوئی بھی اُسے کنٹرول نہیں
کر سکتا تھا۔ **5** دن رات وہ چیخیں مار مار کر قبروں اور
پہاڑی علاقے میں گھومتا پھرتا اور اپنے آپ کو پتھروں سے
زخمی کر لیتا تھا۔

6 عیسیٰ کو دُور سے دیکھ کر وہ دوڑا اور اُس کے سامنے
منہ کے بل گرا۔ **7** وہ زور سے چیخا، ”اے عیسیٰ اللہ تعالیٰ
کے فرزند، میرا آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ اللہ کے نام
میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈالیں۔“
8 کیونکہ عیسیٰ نے اُسے کہا تھا، ”اے ناپاک روح، آدمی
میں سے نکل جا!“

9 پھر عیسیٰ نے پوچھا، ”تیرا نام کیا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”لشکر، کیونکہ ہم بہت سے ہیں۔“

10 اور وہ بار بار منت کرتا رہا کہ عیسیٰ اُنہیں اِس علاقے
سے نہ نکالے۔

11 اُس وقت قریب کی پہاڑی پر سؤروں کا بڑا غول
چر رہا تھا۔ **12** بدروحوں نے عیسیٰ سے التماس کی، ”ہمیں
سؤروں میں بھیج دیں، ہمیں اُن میں داخل ہونے دیں۔“
13 اُس نے اُنہیں اجازت دی تو بدروحیں اُس آدمی میں
سے نکل کر سؤروں میں جا گھسیں۔ اِس پر پورے غول کے
تقریباً 2000 سؤر بھاگ بھاگ کر پہاڑی کی ڈھلان پر
سے اُترے اور جھیل میں جھپٹ کر ڈوب مرے۔

14 یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ بان بھاگ گئے۔
اُنہوں نے شہر اور دیہات میں اِس بات کا چرچا کیا تو لوگ
یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا ہوا ہے اپنی جگہوں سے نکل
کر عیسیٰ کے پاس آئے۔ **15** اُس کے پاس پہنچے تو وہ
آدمی ملا جس میں پہلے بدروحوں کا لشکر تھا۔ اب وہ کپڑے
پہنے وہاں بیٹھا تھا اور اُس کی ذہنی حالت ٹھیک تھی۔ یہ دیکھ
کر وہ ڈر گئے۔ **16** جنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا اُنہوں
نے لوگوں کو بتایا کہ بدروح گرفتہ آدمی اور سؤروں کے
ساتھ کیا ہوا ہے۔

17 پھر لوگ عیسیٰ کی منت کرنے لگے کہ وہ اُن کے
علاقے سے چلا جائے۔

18 عیسیٰ کشتی پر سوار ہونے لگا تو بدروحوں سے آزاد
کئے گئے آدمی نے اُس سے التماس کی، ”مجھے بھی اپنے ساتھ

جانے دیں۔“
19 لیکن عیسیٰ نے اُسے ساتھ جانے نہ دیا بلکہ کہا،
”اپنے گھر واپس چلا جا اور اپنے عزیزوں کو سب کچھ بتا
جو رب نے تیرے لئے کیا ہے، کہ اُس نے تجھ پر کتنا رحم
کیا ہے۔“
20 چنانچہ آدمی چلا گیا اور دِکپلِس کے علاقے میں
لوگوں کو بتانے لگا کہ عیسیٰ نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے۔
اور سب حیرت زدہ ہوئے۔

یائیر کی بیٹی اور بیمار عورت

21 عیسیٰ نے کشتی میں بیٹھے جھیل کو دوبارہ پار کیا۔
جب دوسرے کنارے پہنچا تو ایک ہجوم اُس کے گرد جمع
ہو گیا۔ وہ ابھی جھیل کے پاس ہی تھا 22 کہ مقامی
عبادت خانے کا ایک راہنما اُس کے پاس آیا۔ اُس کا نام
یائیر تھا۔ عیسیٰ کو دیکھ کر وہ اُس کے پاؤں میں گر گیا 23 اور
بہت منت کرنے لگا، ”میری چھوٹی بیٹی مرنے والی ہے،
براہِ کرم آ کر اُس پر اپنے ہاتھ رکھیں تاکہ وہ شفا پا کر زندہ
رہے۔“
24 چنانچہ عیسیٰ اُس کے ساتھ چل پڑا۔ ایک بڑی
بھیڑ اُس کے پیچھے لگ گئی اور لوگ اُسے گھیر کر ہر طرف
سے دبانے لگے۔
25 ہجوم میں ایک عورت تھی جو بارہ سال سے خون
بہنے کے مرض سے رِہائی نہ پا سکی تھی۔ 26 بہت ڈاکٹروں
سے اپنا علاج کروا کروا کر اُسے کئی طرح کی مصیبت جھیلنی
پڑی تھی اور اِتنے میں اُس کے تمام پیسے بھی خرچ ہو گئے
تھے۔ تو بھی کوئی فائدہ نہ ہوا تھا بلکہ اُس کی حالت مزید
خراب ہوتی گئی۔ 27 عیسیٰ کے بارے میں سن کر وہ بھیڑ
میں شامل ہو گئی تھی۔ اب پیچھے سے آ کر اُس نے اُس کے
لباس کو چھوا، 28 کیونکہ اُس نے سوچا، ”اگر مَیں صرف
اُس کے لباس کو ہی چھو لوں تو مَیں شفا پا لوں گی۔“
29 خون بہنا فوراً بند ہو گیا اور اُس نے اپنے جسم
میں محسوس کیا کہ مجھے اِس اذیت ناک حالت سے رِہائی مل
گئی ہے۔ 30 لیکن اُسی لمحے عیسیٰ کو خود محسوس ہوا کہ مجھ
میں سے توانائی نکلی ہے۔ اُس نے مُڑ کر پوچھا، ”کس نے
میرے کپڑوں کو چھوا ہے؟“
31 اُس کے شاگردوں نے جواب دیا، ”آپ خود
دیکھ رہے ہیں کہ ہجوم آپ کو گھیر کر دبا رہا ہے۔ تو پھر آپ
کس طرح پوچھ سکتے ہیں کہ کس نے مجھے چھوا؟“
32 لیکن عیسیٰ اپنے چاروں طرف دیکھتا رہا کہ
کس نے یہ کیا ہے۔ 33 اِس پر وہ عورت یہ جان کر کہ
میرے ساتھ کیا ہوا ہے خوف کے مارے لرزتی ہوئی اُس
کے پاس آئی۔ وہ اُس کے سامنے گر پڑی اور اُسے پوری
حقیقت کھول کر بیان کی۔ 34 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”بیٹی،
تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا ہے۔ سلامتی سے جا اور اپنی
اذیت ناک حالت سے بچی رہ۔“
35 عیسیٰ نے یہ بات ابھی ختم نہیں کی تھی کہ
عبادت خانے کے راہنما یائیر کے گھر کی طرف سے کچھ
لوگ پہنچے اور کہا، ”آپ کی بیٹی فوت ہو چکی ہے، اب
اُستاد کو مزید تکلیف دینے کی کیا ضرورت؟“
36 اُن کی یہ بات نظرانداز کر کے عیسیٰ نے یائیر
سے کہا، ”مت گھبراؤ، فقط ایمان رکھو۔“ 37 پھر عیسیٰ نے
ہجوم کو روک لیا اور صرف پطرس، یعقوب اور اُس کے بھائی
یوحنا کو اپنے ساتھ جانے کی اجازت دی۔ 38 جب
عبادت خانے کے راہنما کے گھر پہنچے تو وہاں بڑی افرا تفری
نظر آئی۔ لوگ خوب گریہ و زاری کر رہے تھے۔ 39 اندر
جا کر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”یہ کیسا شور شرابہ ہے؟ کیوں

رو رہے ہو؟ لڑکی مر نہیں گئی بلکہ سو رہی ہے۔''
40 لوگ ہنس کر اُس کا مذاق اُڑانے لگے۔ لیکن
اُس نے سب کو باہر نکال دیا۔ پھر صرف لڑکی کے والدین
اور اپنے تین شاگردوں کو ساتھ لے کر وہ اُس کمرے میں
داخل ہوا جس میں لڑکی پڑی تھی۔ 41 اُس نے اُس کا
ہاتھ پکڑ کر کہا، ''طلِتھا قُوم!'' اِس کا مطلب ہے، ''چھوٹی
لڑکی، مَیں تجھے حکم دیتا ہوں کہ جاگ اُٹھ!''
42 لڑکی فوراً اُٹھ کر چلنے پھرنے لگی۔ اُس کی عمر بارہ
سال تھی۔ یہ دیکھ کر لوگ گھبرا کر حیران رہ گئے۔ 43 عیسیٰ
نے اُنہیں سنجیدگی سے سمجھایا کہ وہ کسی کو بھی اِس کے
بارے میں نہ بتائیں۔ پھر اُس نے اُنہیں کہا کہ اُسے
کھانے کو کچھ دو۔

عیسیٰ کو ناصرت میں رد کیا جاتا ہے

6 پھر عیسیٰ وہاں سے چلا گیا اور اپنے وطنی شہر ناصرت
میں آیا۔ اُس کے شاگرد اُس کے ساتھ تھے۔ 2 سبت کے
دن وہ عبادت خانے میں تعلیم دینے لگا۔ بیشتر لوگ اُس کی
باتیں سن کر حیرت زدہ ہوئے۔ اُنہوں نے پوچھا، ''اِسے یہ
کہاں سے حاصل ہوا ہے؟ یہ حکمت جو اِسے ملی ہے، اور یہ
معجزے جو اِس کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں، یہ کیا ہے؟ 3 کیا
یہ وہ بڑھئی نہیں ہے جو مریم کا بیٹا ہے اور جس کے بھائی
یعقوب، یوسف، یہوداہ اور شمعون ہیں؟ اور کیا اِس کی بہنیں
یہیں نہیں رہتیں؟'' یوں اُنہوں نے اُس سے ٹھوکر کھا کر
اُسے قبول نہ کیا۔
4 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ''نبی کی ہر جگہ عزت ہوتی
ہے سوائے اُس کے وطنی شہر، اُس کے رشتہ داروں اور اُس
کے اپنے خاندان کے۔''
5 وہاں وہ کوئی معجزہ نہ کر سکا۔ اُس نے صرف چند
ایک مریضوں پر ہاتھ رکھ کر اُن کو شفا دی۔ 6 اور وہ اُن کی
بےاعتقادی کے سبب سے بہت حیران تھا۔

عیسیٰ بارہ شاگردوں کو تبلیغ کرنے بھیجتا ہے

اِس کے بعد عیسیٰ نے اردگرد کے علاقے میں گاؤں
گاؤں جا کر لوگوں کو تعلیم دی۔ 7 بارہ شاگردوں کو بلا کر وہ
اُنہیں دو دو کر کے مختلف جگہوں پر بھیجنے لگا۔ اِس کے لئے
اُس نے اُنہیں ناپاک روحوں کو نکالنے کا اختیار دے کر 8 یہ
ہدایت کی، ''سفر پر اپنے ساتھ کچھ نہ لینا سوائے ایک لاٹھی
کے۔ نہ روٹی، نہ سامان کے لئے کوئی بیگ، نہ کمربند میں
کوئی پیسہ۔ 9 نہ ایک سے زیادہ سُوٹ۔ تم جوتے پہن سکتے
ہو۔ 10 جس گھر میں بھی داخل ہو اُس میں اُس مقام سے
چلے جانے تک ٹھہرو۔ 11 اور اگر کوئی مقام تم کو قبول نہ
کرے یا تمہاری نہ سنے تو پھر روانہ ہوتے وقت اپنے پاؤں
سے گرد جھاڑ دو۔ یوں تم اُن کے خلاف گواہی دو گے۔''
12 چنانچہ شاگرد وہاں سے نکل کر منادی کرنے لگے
کہ لوگ توبہ کریں۔ 13 اُنہوں نے بہت سی بدروحیں
نکال دیں اور بہت سے مریضوں پر زیتون کا تیل مَل کر
اُنہیں شفا دی۔

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا قتل

14 بادشاہ ہیرودیس انتپاس نے عیسیٰ کے بارے
میں سنا، کیونکہ اُس کا نام مشہور ہو گیا تھا۔ کچھ کہہ رہے تھے،
''یحییٰ بپتسمہ دینے والا مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے، اِس
لئے اِس قسم کی معجزانہ طاقتیں اُس میں نظر آتی ہیں۔''
اَوروں نے سوچا، ''یہ الیاس نبی ہے۔''
15 یہ خیال بھی پیش کیا جا رہا تھا کہ وہ قدیم زمانے
کے نبیوں جیسا کوئی نبی ہے۔

16 لیکن جب ہیرودیس نے اُس کے بارے میں
سنا تو اُس نے کہا، ”یحییٰ جس کا مَیں نے سر قلم کروایا ہے
مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔“ 17 وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس
کے حکم پر ہی یحییٰ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا گیا تھا۔ یہ
ہیرودیاس کی خاطر ہوا تھا جو پہلے ہیرودیس کے بھائی فلپس
کی بیوی تھی، لیکن جس سے اُس نے اب خود شادی کر لی
تھی۔ 18 یحییٰ نے ہیرودیس کو بتایا تھا، ”اپنے بھائی کی
بیوی سے تیری شادی ناجائز ہے۔“

19 اِس وجہ سے ہیرودیاس اُس سے کینہ رکھتی اور
اُسے قتل کرانا چاہتی تھی۔ لیکن اِس میں وہ ناکام رہی
20 کیونکہ ہیرودیس یحییٰ سے ڈرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ
یہ آدمی راست باز اور مقدّس ہے، اِس لئے وہ اُس کی
حفاظت کرتا تھا۔ جب بھی اُس سے بات ہوتی تو ہیرودیس
سن سن کر بڑی اُلجھن میں پڑ جاتا۔ تو بھی وہ اُس کی باتیں
سننا پسند کرتا تھا۔

21 آخرکار ہیرودیاس کو ہیرودیس کی سال گرہ پر اچھا
موقع مل گیا۔ سالگرہ کو منانے کے لئے ہیرودیس نے اپنے
بڑے سرکاری افسروں، ملٹری کمانڈروں اور گلیل کے اوّل
درجے کے شہریوں کی ضیافت کی۔ 22 ضیافت کے دوران
ہیرودیاس کی بیٹی اندر آ کر ناچنے لگی۔ ہیرودیس اور اُس
کے مہمانوں کو یہ بہت پسند آیا اور اُس نے لڑکی سے کہا،
”جو جی چاہے مجھ سے مانگ تو مَیں وہ تجھے دوں گا۔“
23 بلکہ اُس نے قَسم کھا کر کہا، ”جو بھی تُو مانگے گی مَیں
تجھے دوں گا، خواہ بادشاہی کا آدھا حصہ ہی کیوں نہ ہو۔“

24 لڑکی نے نکل کر اپنی ماں سے پوچھا، ”مَیں کیا
مانگوں؟“

ماں نے جواب دیا، ”یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا سر۔“
25 لڑکی پھرتی سے اندر جا کر بادشاہ کے پاس
واپس آئی اور کہا، ”مَیں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے ابھی ابھی
یحییٰ بپتسمہ دینے والے کا سر ٹرے میں منگوا دیں۔“

26 یہ سن کر بادشاہ کو بہت دُکھ ہوا۔ لیکن اپنی قسموں
اور مہمانوں کی موجودگی کی وجہ سے وہ انکار کرنے کے لئے
بھی تیار نہیں تھا۔ 27 چنانچہ اُس نے فوراً جلاد کو بھیج کر حکم
دیا کہ وہ یحییٰ کا سر لے آئے۔ جلاد نے جیل میں جا کر
یحییٰ کا سر قلم کر دیا۔ 28 پھر وہ اُسے ٹرے میں رکھ کر لے
آیا اور لڑکی کو دے دیا۔ لڑکی نے اُسے اپنی ماں کے سپرد
کیا۔ 29 جب یحییٰ کے شاگردوں کو یہ خبر پہنچی تو وہ آئے
اور اُس کی لاش لے کر اُسے قبر میں رکھ دیا۔

عیسیٰ 5000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

30 رسول واپس آ کر عیسیٰ کے پاس جمع ہوئے اور
اُسے سب کچھ سنانے لگے جو اُنہوں نے کیا اور سکھایا تھا۔
31 اِس دوران اِتنے لوگ آ اور جا رہے تھے کہ اُنہیں
کھانا کھانے کا موقع بھی نہ ملا۔ اِس لئے عیسیٰ نے بارہ
شاگردوں سے کہا، ”آؤ، ہم لوگوں سے الگ ہو کر کسی
غیرآباد جگہ جائیں اور آرام کریں۔“ 32 چنانچہ وہ کشتی پر
سوار ہو کر کسی ویران جگہ چلے گئے۔

33 لیکن بہت سے لوگوں نے اُنہیں جاتے وقت
پہچان لیا۔ وہ پیدل چل کر تمام شہروں سے نکل آئے اور
دوڑ دوڑ کر اُن سے پہلے منزلِ مقصود تک پہنچ گئے۔ 34 جب
عیسیٰ نے کشتی پر سے اُتر کر بڑے ہجوم کو دیکھا تو اُسے
لوگوں پر ترس آیا، کیونکہ وہ اُن بھیڑوں کی مانند تھے جن
کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ وہیں وہ اُنہیں بہت سی باتیں
سکھانے لگا۔

35 جب دن ڈھلنے لگا تو اُس کے شاگرد اُس کے
پاس آئے اور کہا، ”یہ جگہ ویران ہے اور دن ڈھلنے لگا ہے۔

36 اِن کو رُخصت کر دیں تا کہ یہ ارد گرد کی بستیوں اور دیہاتوں میں جا کر کھانے کے لئے کچھ خرید لیں۔"

37 لیکن عیسیٰ نے اُنہیں کہا، "تم خود اُنہیں کچھ کھانے کو دو۔"

اُنہوں نے پوچھا، "ہم اِس کے لئے درکار چاندی کے 200 سکے کہاں سے لے کر روٹی خریدنے جائیں اور اِنہیں کھلائیں؟"

38 اُس نے کہا، "تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ جا کر پتا کرو!"

اُنہوں نے معلوم کیا۔ پھر دوبارہ اُس کے پاس آ کر کہنے لگے، "ہمارے پاس پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔"

39 اِس پر عیسیٰ نے اُنہیں ہدایت دی، "تمام لوگوں کو گروہوں میں ہری گھاس پر بٹھا دو۔" 40 چنانچہ لوگ سو سو اور پچاس پچاس کی صورت میں بیٹھ گئے۔ 41 پھر عیسیٰ نے اُن پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں کو لے کر آسمان کی طرف دیکھا اور شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے روٹیوں کو توڑ توڑ کر شاگردوں کو دیا تاکہ وہ لوگوں میں تقسیم کریں۔ اُس نے دو مچھلیوں کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر کے شاگردوں کے ذریعے اُن میں تقسیم کروایا۔ 42 اور سب نے جی بھر کر کھایا۔ 43 جب شاگردوں نے روٹیوں اور مچھلیوں کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے تو بارہ ٹوکرے بھر گئے۔ 44 کھانے والے مردوں کی کل تعداد 5000 تھی۔

عیسیٰ پانی پر چلتا ہے

45 اِس کے عین بعد عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو مجبور کیا کہ وہ کشتی پر سوار ہو کر آگے نکلیں اور جھیل کے پار کے شہر بیت صیدا جائیں۔ اِتنے میں وہ ہجوم کو رخصت کرنا چاہتا تھا۔ 46 اُنہیں خیرباد کہنے کے بعد وہ دعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ 47 شام کے وقت شاگردوں کی کشتی جھیل کے بیچ تک پہنچ گئی تھی جبکہ عیسیٰ خود خشکی پر اکیلا رہ گیا تھا۔ 48 وہاں سے اُس نے دیکھا کہ شاگرد کشتی کو کھینے میں بڑی جد و جہد کر رہے ہیں، کیونکہ ہَوا اُن کے خلاف چل رہی تھی۔ تقریباً تین بجے رات کے وقت عیسیٰ پانی پر چلتے ہوئے اُن کے پاس آیا۔ وہ اُن سے آگے نکلنا چاہتا تھا، 49 لیکن جب اُنہوں نے اُسے جھیل کی سطح پر چلتے ہوئے دیکھا تو سوچنے لگے، "یہ کوئی بھوت ہے" اور چیخیں مارنے لگے۔ 50 کیونکہ سب نے اُسے دیکھ کر دہشت کھائی۔

لیکن عیسیٰ فوراً اُن سے مخاطب ہو کر بولا، "حوصلہ رکھو! مَیں ہی ہوں۔ مت گھبراؤ۔" 51 پھر وہ اُن کے پاس آیا اور کشتی میں بیٹھ گیا۔ اُسی وقت ہَوا تھم گئی۔ شاگرد نہایت ہی حیرت زدہ ہوئے۔ 52 کیونکہ جب روٹیوں کا معجزہ کیا گیا تھا تو وہ اِس کا مطلب نہیں سمجھے تھے بلکہ اُن کے دل بےحس ہو گئے تھے۔

گنیسرت میں مریضوں کی شفا

53 جھیل کو پار کر کے وہ گنیسرت شہر کے پاس پہنچ گئے اور لنگر ڈال دیا۔ 54 جونہی وہ کشتی سے اُترے لوگوں نے عیسیٰ کو پہچان لیا۔ 55 وہ بھاگ بھاگ کر اُس پورے علاقے میں سے گزرے اور مریضوں کو چارپائیوں پر اُٹھا اُٹھا کر وہاں لے آئے جہاں کہیں اُنہیں خبر ملی کہ وہ ٹھہرا ہوا ہے۔ 56 جہاں بھی وہ گیا چاہے گاؤں، شہر یا بستی میں، وہاں لوگوں نے بیماروں کو چوکوں میں رکھ کر اُس سے منت کی کہ وہ کم از کم اُنہیں اپنے لباس کے دامن کو چھونے دے۔ اور جس نے بھی اُسے چھوا اُسے شفا ملی۔

باپ دادا کی تعلیم

7 ایک دن فریسی اور شریعت کے کچھ عالم یروشلم سے
عیسیٰ سے ملنے آئے۔ 2 جب وہ وہاں تھے تو اُنہوں نے
دیکھا کہ اُس کے کچھ شاگرد اپنے ہاتھ پاک صاف کئے
بغیر یعنی دھوئے بغیر کھانا کھا رہے ہیں۔
3 (کیونکہ یہودی اور خاص کر فریسی فرقے کے لوگ
اِس معاملے میں اپنے باپ دادا کی روایت کو مانتے
ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ اچھی طرح دھوئے بغیر کھانا نہیں کھاتے۔
4 اِسی طرح جب وہ کبھی بازار سے آتے ہیں تو وہ غسل کر
کے ہی کھانا کھاتے ہیں۔ وہ بہت سی اَور روایتوں پر بھی
عمل کرتے ہیں، مثلاً کپ، جگ اور کیتلی کو دھو کر پاک
صاف کرنے کی رسم پر۔)
5 چنانچہ فریسیوں اور شریعت کے عالموں نے عیسیٰ
سے پوچھا، ”آپ کے شاگرد باپ دادا کی روایتوں کے
مطابق زندگی کیوں نہیں گزارتے بلکہ روٹی بھی ہاتھ پاک
صاف کئے بغیر کھاتے ہیں؟“
6 عیسیٰ نے جواب دیا، ”یسعیاہ نبی نے تم ریاکاروں
کے بارے میں ٹھیک کہا جب اُس نے یہ نبوت کی،
’یہ قوم اپنے ہونٹوں سے تو میرا احترام کرتی ہے
لیکن اُس کا دل مجھ سے دُور ہے۔
7 وہ میری پرستش کرتے تو ہیں، لیکن بے فائدہ۔
کیونکہ وہ صرف انسان ہی کے احکام سکھاتے ہیں۔‘
8 تم اللہ کے احکام کو چھوڑ کر انسانی روایات کی
پیروی کرتے ہو۔“
9 عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی، ”تم کتنے سلیقے سے
اللہ کا حکم منسوخ کرتے ہو تاکہ اپنی روایات کو قائم رکھ
سکو۔ 10 مثلاً موسیٰ نے فرمایا، ’اپنے باپ اور اپنی ماں کی
عزت کرنا‘ اور ’جو اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرے اُسے
سزائے موت دی جائے۔‘ 11 لیکن جب کوئی اپنے والدین
سے کہے، ’مَیں آپ کی مدد نہیں کر سکتا، کیونکہ مَیں نے
مَنت مانی ہے کہ جو مجھے آپ کو دینا تھا وہ اللہ کے لئے
قربانی ہے‘ تو تم اِسے جائز قرار دیتے ہو۔ 12 یوں تم
اُسے اپنے ماں باپ کی مدد کرنے سے روک لیتے ہو۔
13 اور اِسی طرح تم اللہ کے کلام کو اپنی اُس روایت سے
منسوخ کر لیتے ہو جو تم نے نسل در نسل منتقل کی ہے۔ تم
اِس قسم کی بہت سی حرکتیں کرتے ہو۔“

کیا کچھ انسان کو ناپاک کر دیتا ہے؟

14 پھر عیسیٰ نے دوبارہ ہجوم کو اپنے پاس بلایا اور
کہا، ”سب میری بات سنو اور اِسے سمجھنے کی کوشش کرو۔
15 کوئی ایسی چیز ہے نہیں جو انسان میں داخل ہو کر اُسے
ناپاک کر سکے، بلکہ جو کچھ انسان کے اندر سے نکلتا ہے وہی
اُسے ناپاک کر دیتا ہے۔“ [16 اگر کوئی سن سکتا ہے تو وہ
سن لے۔]
17 پھر وہ ہجوم کو چھوڑ کر کسی گھر میں داخل ہوا۔
وہاں اُس کے شاگردوں نے پوچھا، ”اِس تمثیل کا کیا
مطلب ہے؟“
18 اُس نے کہا، ”کیا تم بھی اِتنے ناسمجھ ہو؟ کیا تم
نہیں سمجھتے کہ جو کچھ باہر سے انسان میں داخل ہوتا ہے وہ
اُسے ناپاک نہیں کر سکتا؟ 19 وہ تو اُس کے دل میں نہیں
جاتا بلکہ اُس کے معدے میں اور وہاں سے نکل کر جائے
ضرورت میں۔“ (یہ کہہ کر عیسیٰ نے ہر قسم کا کھانا پاک
صاف قرار دیا۔)
20 اُس نے یہ بھی کہا، ”جو کچھ انسان کے اندر سے
نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کرتا ہے۔ 21 کیونکہ لوگوں کے
اندر سے، اُن کے دلوں ہی سے بُرے خیالات، حرام کاری،

چوری، قتل و غارت، 22 زنا کاری، لالچ، بدکاری، دھوکا،
شہوت پرستی، حسد، بہتان، غرور اور حماقت نکلتے ہیں۔
23 یہ تمام بُرائیاں اندر ہی سے نکل کر انسان کو ناپاک کر
دیتی ہیں۔“

غیریہودی عورت کا ایمان

24 پھر عیسیٰ گلیل سے روانہ ہو کر شمال میں صور کے
علاقے میں آیا۔ وہاں وہ کسی گھر میں داخل ہوا۔ وہ نہیں
چاہتا تھا کہ کسی کو پتا چلے، لیکن وہ پوشیدہ نہ رہ سکا۔
25 فوراً ایک عورت اُس کے پاس آئی جس نے اُس کے
بارے میں سن رکھا تھا۔ وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی۔ اُس
کی چھوٹی بیٹی کسی ناپاک روح کے قبضے میں تھی، 26 اور
اُس نے عیسیٰ سے گزارش کی، ”بدروح کو میری بیٹی میں
سے نکال دیں۔“ لیکن وہ عورت یونانی تھی اور سورفینیکے کے
علاقے میں پیدا ہوئی تھی، 27 اِس لئے عیسیٰ نے اُسے
بتایا، ”پہلے بچوں کو جی بھر کر کھانے دے، کیونکہ یہ مناسب
نہیں کہ بچوں سے کھانا لے کر کتوں کے سامنے پھینک دیا
جائے۔“
28 اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، لیکن میز کے
نیچے کے کتے بھی بچوں کے گرے ہوئے ٹکڑے کھاتے
ہیں۔“
29 عیسیٰ نے کہا، ”تُو نے اچھا جواب دیا، اِس لئے
جا، بدروح تیری بیٹی میں سے نکل گئی ہے۔“
30 عورت اپنے گھر واپس چلی گئی تو دیکھا کہ لڑکی
بستر پر پڑی ہے اور بدروح اُس میں سے نکل چکی ہے۔

گونگے بہرے کی شفا

31 جب عیسیٰ صور سے روانہ ہوا تو وہ پہلے شمال میں
واقع شہر صیدا کو چلا گیا۔ پھر وہاں سے بھی فارغ ہو کر وہ
دوبارہ گلیل کی جھیل کے کنارے واقع دِکپُلِس کے علاقے
میں پہنچ گیا۔ 32 وہاں اُس کے پاس ایک بہرا آدمی لایا
گیا جو مشکل ہی سے بول سکتا تھا۔ اُنہوں نے منت کی کہ
وہ اپنا ہاتھ اُس پر رکھے۔ 33 عیسیٰ اُسے ہجوم سے دُور
لے گیا۔ اُس نے اپنی انگلیاں اُس کے کانوں میں ڈالیں
اور تھوک کر آدمی کی زبان کو چھوا۔ 34 پھر آسمان کی
طرف نظر اُٹھا کر اُس نے آہ بھری اور اُس سے کہا، ”اِفتح!“
(اِس کا مطلب ہے ”کھل جا!“)
35 فوراً آدمی کے کان کھل گئے، زبان کا بندھن
ٹوٹ گیا اور وہ ٹھیک ٹھیک بولنے لگا۔ 36 عیسیٰ نے
حاضرین کو حکم دیا کہ وہ کسی کو یہ بات نہ بتائیں۔ لیکن جتنا
وہ منع کرتا تھا اُتنا ہی لوگ اِس کی خبر پھیلاتے تھے۔ 37 وہ
نہایت ہی حیران ہوئے اور کہنے لگے، ”اِس نے سب کچھ
اچھا کیا ہے، یہ بہروں کو سننے کی طاقت دیتا ہے اور گونگوں
کو بولنے کی۔“

عیسیٰ 4000 افراد کو کھانا کھلاتا ہے

8 اُن دنوں میں ایک اَور مرتبہ ایسا ہوا کہ بہت سے
لوگ جمع ہوئے جن کے پاس کھانے کا بندوبست نہیں تھا۔
چنانچہ عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو بلا کر اُن سے کہا، 2 ”مجھے
اِن لوگوں پر ترس آتا ہے۔ اِنہیں میرے ساتھ ٹھہرے
تین دن ہو چکے ہیں اور اِن کے پاس کھانے کی کوئی
چیز نہیں ہے۔ 3 لیکن اگر مَیں اِنہیں رُخصت کر دوں
اور وہ اِس بھوکی حالت میں اپنے گھر چلے جائیں تو
وہ راستے میں تھک کر چور ہو جائیں گے۔ اور اِن میں سے
کئی دُور دراز سے آئے ہیں۔“
4 اُس کے شاگردوں نے جواب دیا، ”اِس ویران

علاقے میں کہاں سے اِتنا کھانا مل سکے گا کہ یہ کھا کر سیر
ہو جائیں؟“
5 عیسیٰ نے پوچھا، ”تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”سات۔“
6 عیسیٰ نے ہجوم کو زمین پر بیٹھنے کو کہا۔ پھر سات
روٹیوں کو لے کر اُس نے شکرگزاری کی دعا کی اور اُنہیں
توڑ توڑ کر اپنے شاگردوں کو تقسیم کرنے کے لئے دے دیا۔
7 اُن کے پاس دو چار چھوٹی مچھلیاں بھی تھیں۔ عیسیٰ نے
اُن پر بھی شکرگزاری کی دعا کی اور شاگردوں کو اُنہیں
بانٹنے کو کہا۔ 8 لوگوں نے جی بھر کر کھایا۔ بعد میں جب
کھانے کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کئے گئے تو سات بڑے
ٹوکرے بھر گئے۔ 9 تقریباً 4000 آدمی حاضر تھے۔ کھانے
کے بعد عیسیٰ نے اُنہیں رُخصت کر دیا 10 اور فوراً کشتی پر
سوار ہو کر اپنے شاگردوں کے ساتھ دلمنوتہ کے علاقے میں
پہنچ گیا۔

فریسی الٰہی نشان طلب کرتے ہیں

11 اِس پر فریسی نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے اور اُس
سے بحث کرنے لگے۔ اُسے آزمانے کے لئے اُنہوں نے
مطالبہ کیا کہ وہ اُنہیں آسمان کی طرف سے کوئی الٰہی نشان
دکھائے تاکہ اُس کا اختیار ثابت ہو جائے۔ 12 لیکن اُس
نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا، ”یہ نسل کیوں الٰہی نشان کا مطالبہ
کرتی ہے؟ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِسے کوئی نشان نہیں
دیا جائے گا۔“
13 اور اُنہیں چھوڑ کر وہ دوبارہ کشتی میں بیٹھ گیا اور
جھیل کو پار کرنے لگا۔

فریسیوں اور ہیرودیس کا خمیر

14 لیکن شاگرد اپنے ساتھ کھانا لانا بھول گئے تھے۔
کشتی میں اُن کے پاس صرف ایک روٹی تھی۔ 15 عیسیٰ نے
اُنہیں ہدایت کی، ”خبردار، فریسیوں اور ہیرودیس کے خمیر
سے ہوشیار رہنا۔“
16 شاگرد آپس میں بحث کرنے لگے، ”وہ اِس لئے
کہہ رہے ہوں گے کہ ہمارے پاس روٹی نہیں ہے۔“
17 عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔ اُس
نے کہا، ”تم آپس میں کیوں بحث کر رہے ہو کہ ہمارے
پاس روٹی نہیں ہے؟ کیا تم اب تک نہ جانتے، نہ سمجھتے ہو؟
کیا تمہارے دل اِتنے بےحس ہو گئے ہیں؟ 18 تمہاری
آنکھیں تو ہیں، کیا تم دیکھ نہیں سکتے؟ تمہارے کان تو ہیں،
کیا تم سن نہیں سکتے؟ اور کیا تمہیں یاد نہیں 19 جب مَیں
نے 5000 آدمیوں کو پانچ روٹیوں سے سیر کر دیا تو تم نے
بچے ہوئے ٹکڑوں کے کتنے ٹوکرے اُٹھائے تھے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”بارہ“۔
20 ”اور جب مَیں نے 4000 آدمیوں کو سات
روٹیوں سے سیر کر دیا تو تم نے بچے ہوئے ٹکڑوں کے کتنے
ٹوکرے اُٹھائے تھے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”سات۔“
21 اُس نے پوچھا، ”کیا تم ابھی تک نہیں سمجھتے؟“

بیت صیدا میں اندھے کی شفا

22 وہ بیت صیدا پہنچے تو لوگ عیسیٰ کے پاس ایک
اندھے آدمی کو لائے۔ اُنہوں نے التماس کی کہ وہ اُسے
چھوئے۔ 23 عیسیٰ اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے گاؤں سے
باہر لے گیا۔ وہاں اُس نے اُس کی آنکھوں پر تھوک کر
اپنے ہاتھ اُس پر رکھ دیئے اور پوچھا، ”کیا تُو کچھ دیکھ سکتا

ہے؟“
24 آدمی نے نظر اُٹھا کر کہا، ”ہاں، مَیں لوگوں کو
دیکھ سکتا ہوں۔ وہ پھرتے ہوئے درختوں کی مانند دکھائی
دے رہے ہیں۔“
25 عیسیٰ نے دوبارہ اپنے ہاتھ اُس کی آنکھوں پر
رکھے۔ اِس پر آدمی کی آنکھیں پورے طور پر کھل گئیں،
اُس کی نظر بحال ہو گئی اور وہ سب کچھ صاف صاف دیکھ
سکتا تھا۔ 26 عیسیٰ نے اُسے رخصت کر کے کہا، ”اِس
گاؤں میں واپس نہ جانا بلکہ سیدھا اپنے گھر چلا جا۔“

پطرس کا اقرار

27 پھر عیسیٰ وہاں سے نکل کر اپنے شاگردوں کے
ساتھ قیصریہ فلپی کے قریب کے دیہاتوں میں گیا۔ چلتے
چلتے اُس نے اُن سے پوچھا، ”مَیں لوگوں کے نزدیک کون
ہوں؟“
28 اُنہوں نے جواب دیا، ”کچھ کہتے ہیں یحییٰ
بپتسمہ دینے والا، کچھ یہ کہ آپ الیاس نبی ہیں۔ کچھ یہ بھی
کہتے ہیں کہ نبیوں میں سے ایک۔“
29 اُس نے پوچھا، ”لیکن تم کیا کہتے ہو؟ تمہارے
نزدیک مَیں کون ہوں؟“
پطرس نے جواب دیا، ”آپ مسیح ہیں۔“
30 یہ سن کر عیسیٰ نے اُنہیں کسی کو بھی یہ بات بتانے
سے منع کیا۔

عیسیٰ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

31 پھر عیسیٰ اُنہیں تعلیم دینے لگا، ”لازم ہے کہ ابنِ
آدم بہت دُکھ اُٹھا کر بزرگوں، راہنما اماموں اور شریعت
کے علما سے رد کیا جائے۔ اُسے قتل بھی کیا جائے گا، لیکن وہ
تیسرے دن جی اُٹھے گا۔“ 32 اُس نے اُنہیں یہ بات
صاف صاف بتائی۔ اِس پر پطرس اُسے ایک طرف لے جا
کر سمجھانے لگا۔ 33 عیسیٰ مُڑ کر شاگردوں کی طرف دیکھنے
لگا۔ اُس نے پطرس کو ڈانٹا، ”شیطان، میرے سامنے سے
ہٹ جا! تُو اللہ کی سوچ نہیں رکھتا بلکہ انسان کی۔“
34 پھر اُس نے شاگردوں کے علاوہ ہجوم کو بھی اپنے
پاس بلایا۔ اُس نے کہا، ”جو میرے پیچھے آنا چاہے وہ
اپنے آپ کا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے
ہو لے۔ 35 کیونکہ جو اپنی جان کو بچائے رکھنا چاہے وہ
اُسے کھو دے گا۔ لیکن جو میری اور اللہ کی خوش خبری کی
خاطر اپنی جان کھو دے وہی اُسے بچائے گا۔ 36 کیا فائدہ
ہے اگر کسی کو پوری دنیا حاصل ہو جائے، لیکن وہ اپنی جان
سے محروم ہو جائے؟ 37 انسان اپنی جان کے بدلے کیا
دے سکتا ہے؟ 38 جو بھی اِس زناکار اور گناہ آلودہ نسل
کے سامنے میرے اور میری باتوں کے سبب سے شرمائے
اُس سے ابنِ آدم بھی اُس وقت شرمائے گا جب وہ اپنے
باپ کے جلال میں مقدّس فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔“

9 عیسیٰ نے اُنہیں یہ بھی بتایا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،
یہاں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہیں جو مرنے سے پہلے ہی اللہ
کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آتے ہوئے دیکھیں گے۔“

پہاڑ پر عیسیٰ کی صورت بدل جاتی ہے

2 چھ دن کے بعد عیسیٰ صرف پطرس، یعقوب اور یوحنا
کو اپنے ساتھ لے کر اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں اُس کی
شکل و صورت اُن کے سامنے بدل گئی۔ 3 اُس کے کپڑے
چمکنے لگے اور نہایت سفید ہو گئے۔ دنیا میں کوئی بھی دھوبی
کپڑے اِتنے سفید نہیں کر سکتا۔ 4 پھر الیاس اور موسیٰ ظاہر

ہوئے اور عیسیٰ سے بات کرنے لگے۔ 5 پطرس بول اُٹھا، ”اُستاد، کتنی اچھی بات ہے کہ ہم یہاں ہیں۔ آئیں، ہم تین جھونپڑیاں بنائیں، ایک آپ کے لئے، ایک موسیٰ کے لئے اور ایک الیاس کے لئے۔“ 6 اُس نے یہ اِس لئے کہا کہ تینوں شاگرد سہمے ہوئے تھے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہے۔

7 اِس پر ایک بادل آ کر اُن پر چھا گیا اور بادل میں سے ایک آواز سنائی دی، ”یہ میرا پیارا فرزند ہے۔ اِس کی سنو۔“ 8 اچانک موسیٰ اور الیاس غائب ہو گئے۔ شاگردوں نے چاروں طرف دیکھا، لیکن صرف عیسیٰ نظر آیا۔

9 وہ پہاڑ سے اُترنے لگے تو عیسیٰ نے اُنہیں حکم دیا، ”جو کچھ تم نے دیکھا ہے اُسے اُس وقت تک کسی کو نہ بتانا جب تک کہ ابنِ آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے۔“

10 چنانچہ اُنہوں نے یہ بات اپنے تک محدود رکھی۔ لیکن وہ کئی بار آپس میں بحث کرنے لگے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ 11 پھر اُنہوں نے اُس سے پوچھا، ”شریعت کے علما کیوں کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد سے پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے؟“

12 عیسیٰ نے جواب دیا، ”الیاس تو ضرور پہلے سب کچھ بحال کرنے کے لئے آئے گا۔ لیکن کلامِ مقدّس میں ابنِ آدم کے بارے میں یہ کیوں لکھا ہے کہ اُسے بہت دُکھ اُٹھانا اور حقیر سمجھا جانا ہے؟ 13 لیکن مَیں تم کو بتاتا ہوں، الیاس تو آ چکا ہے اور اُنہوں نے اُس کے ساتھ جو چاہا کیا۔ یہ بھی کلامِ مقدّس کے مطابق ہی ہوا ہے۔“

عیسیٰ لڑکے میں سے بدروح نکالتا ہے

14 جب وہ باقی شاگردوں کے پاس واپس پہنچے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے گرد ایک بڑا ہجوم جمع ہے اور شریعت کے کچھ علما اُن کے ساتھ بحث کر رہے ہیں۔

15 عیسیٰ کو دیکھتے ہی لوگوں نے بڑی بےچینی سے اُس کی طرف دوڑ کر اُسے سلام کیا۔ 16 اُس نے شاگردوں سے سوال کیا، ”تم اُن کے ساتھ کس کے بارے میں بحث کر رہے ہو؟“

17 ہجوم میں سے ایک آدمی نے جواب دیا، ”اُستاد، مَیں اپنے بیٹے کو آپ کے پاس لایا تھا۔ وہ ایسی بدروح کے قبضے میں ہے جو اُسے بولنے نہیں دیتی۔ 18 اور جب بھی وہ اُس پر غالب آتی ہے وہ اُسے زمین پر پٹک دیتی ہے۔ بیٹے کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتا اور وہ دانت پیسنے لگتا ہے۔ پھر اُس کا جسم اکڑ جاتا ہے۔ مَیں نے آپ کے شاگردوں سے کہا تو تھا کہ وہ بدروح کو نکال دیں، لیکن وہ نہ نکال سکے۔“

19 عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”ایمان سے خالی نسل! مَیں کب تک تمہارے ساتھ رہوں، کب تک تمہیں برداشت کروں؟ لڑکے کو میرے پاس لے آؤ۔“ 20 وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے آئے۔

عیسیٰ کو دیکھتے ہی بدروح لڑکے کو جھنجھوڑنے لگی۔ وہ زمین پر گر گیا اور اِدھر اُدھر لڑھکتے ہوئے منہ سے جھاگ نکالنے لگا۔ 21 عیسیٰ نے باپ سے پوچھا، ”اِس کے ساتھ کب سے ایسا ہو رہا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”بچپن سے۔ 22 بہت دفعہ اُس نے اِسے ہلاک کرنے کی خاطر آگ یا پانی میں گرایا ہے۔ اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں تو ترس کھا کر ہماری مدد کریں۔“

23 عیسیٰ نے پوچھا، ”کیا مطلب، ’اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں‘؟ جو ایمان رکھتا ہے اُس کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔“

24 لڑکے کا باپ فوراً چلّا اُٹھا، ”مَیں ایمان رکھتا ہوں۔ میری بےاعتقادی کا علاج کریں۔“

25 عیسیٰ نے دیکھا کہ بہت سے لوگ دوڑ دوڑ کر
دیکھنے آ رہے ہیں، اِس لئے اُس نے ناپاک روح کو ڈانٹا،
”اے گونگی اور بہری بدروح، مَیں تجھے حکم دیتا ہوں کہ اِس
میں سے نکل جا۔ کبھی بھی اِس میں دوبارہ داخل نہ ہونا!“
26 اِس پر بدروح چیخ اُٹھی اور لڑکے کو شدت سے
جھنجھوڑ کر نکل گئی۔ لڑکا لاش کی طرح زمین پر پڑا رہا، اِس
لئے سب نے کہا، ”وہ مر گیا ہے۔“ 27 لیکن عیسیٰ نے
اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھنے میں اُس کی مدد کی اور وہ کھڑا ہو
گیا۔
28 بعد میں جب عیسیٰ کسی گھر میں جا کر اپنے
شاگردوں کے ساتھ اکیلا تھا تو اُنہوں نے اُس سے پوچھا،
”ہم بدروح کو کیوں نہ نکال سکے؟“
29 اُس نے جواب دیا، ”اِس قسم کی بدروح صرف
دعا سے نکالی جا سکتی ہے۔“

عیسیٰ دوسری دفعہ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

30 وہاں سے نکل کر وہ گلیل میں سے گزرے۔
عیسیٰ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتا چلے کہ وہ کہاں ہے،
31 کیونکہ وہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ اُس
نے اُن سے کہا، ”ابنِ آدم کو آدمیوں کے حوالے کر دیا
جائے گا۔ وہ اُسے قتل کریں گے، لیکن تین دن کے بعد وہ
جی اُٹھے گا۔“
32 لیکن شاگرد اِس کا مطلب نہ سمجھے اور وہ عیسیٰ
سے اِس کے بارے میں پوچھنے سے ڈرتے بھی تھے۔

کون سب سے بڑا ہے؟

33 چلتے چلتے وہ کفرنحوم پہنچے۔ جب وہ کسی گھر میں
تھے تو عیسیٰ نے شاگردوں سے سوال کیا، ”راستے میں تم
کس بات پر بحث کر رہے تھے؟“
34 لیکن وہ خاموش رہے، کیونکہ وہ راستے میں اِس
پر بحث کر رہے تھے کہ ہم میں سے بڑا کون ہے؟ 35 عیسیٰ
بیٹھ گیا اور بارہ شاگردوں کو بلا کر کہا، ”جو اوّل ہونا چاہتا
ہے وہ سب سے آخر میں آئے اور سب کا خادم ہو۔“
36 پھر اُس نے ایک چھوٹے بچے کو لے کر اُن کے درمیان
کھڑا کیا۔ اُسے گلے لگا کر اُس نے اُن سے کہا، 37 ”جو
میرے نام میں اِن بچوں میں سے کسی کو قبول کرتا ہے وہ
مجھے ہی قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ مجھے
نہیں بلکہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔“

جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہمارے حق میں ہے

38 یوحنا بول اُٹھا، ”اُستاد، ہم نے ایک شخص کو دیکھا
جو آپ کا نام لے کر بدروحیں نکال رہا تھا۔ ہم نے اُسے
منع کیا، کیونکہ وہ ہماری پیروی نہیں کرتا۔“
39 لیکن عیسیٰ نے کہا، ”اُسے منع نہ کرنا۔ جو بھی
میرے نام میں معجزہ کرے وہ اگلے لمحے میرے بارے میں
بُری باتیں نہیں کہہ سکے گا۔ 40 کیونکہ جو ہمارے خلاف
نہیں وہ ہمارے حق میں ہے۔ 41 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں،
جو بھی تمہیں اِس وجہ سے پانی کا گلاس پلائے کہ تم مسیح کے
پیروکار ہو اُسے ضرور اجر ملے گا۔

آزمائشیں

42 اور جو کوئی مجھ پر ایمان رکھنے والے اِن چھوٹوں
میں سے کسی کو گناہ کرنے پر اُکسائے اُس کے لئے بہتر
ہے کہ اُس کے گلے میں بڑی چکی کا پاٹ باندھ کر اُسے
سمندر میں پھینک دیا جائے۔ 43-[44] اگر تیرا ہاتھ تجھے
گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے کاٹ ڈالنا۔ اِس سے پہلے

کہ تُو دو ہاتھوں سمیت جہنم کی کبھی نہ بجھنے والی آگ میں
چلا جائے [یعنی وہاں جہاں لوگوں کو کھانے والے کیڑے
کبھی نہیں مرتے اور آگ کبھی نہیں بجھتی] بہتر یہ ہے کہ تُو
ایک ہاتھ سے محروم ہو کر ابدی زندگی میں داخل ہو۔
45-[46] اگر تیرا پاؤں تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو
اُسے کاٹ ڈالنا۔ اِس سے پہلے کہ تجھے دو پاؤں سمیت جہنم
میں پھینکا جائے [جہاں لوگوں کو کھانے والے کیڑے کبھی
نہیں مرتے اور آگ کبھی نہیں بجھتی] بہتر یہ ہے کہ تُو ایک پاؤں
سے محروم ہو کر ابدی زندگی میں داخل ہو۔ **47-48** اور اگر
تیری آنکھ تجھے گناہ کرنے پر اُکسائے تو اُسے نکال دینا۔
اِس سے پہلے کہ تجھے دو آنکھوں سمیت جہنم میں پھینکا
جائے [جہاں لوگوں کو کھانے والے کیڑے کبھی نہیں مرتے
اور آگ کبھی نہیں بجھتی] بہتر یہ ہے کہ تُو ایک آنکھ سے
محروم ہو کر اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو۔
49 کیونکہ ہر ایک کو آگ سے نمکین کیا جائے گا
[اور ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کی جائے گی]۔
50 نمک اچھی چیز ہے۔ لیکن اگر اُس کا ذائقہ جاتا
رہے تو اُسے کیونکر دوبارہ نمکین کیا جا سکتا ہے؟ اپنے
درمیان نمک کی خوبیاں برقرار رکھو اور صلح سلامتی سے ایک
دوسرے کے ساتھ زندگی گزارو۔“

طلاق کے بارے میں تعلیم

10 پھر عیسیٰ اُس جگہ کو چھوڑ کر یہودیہ کے علاقے میں
اور دریائے یردن کے پار چلا گیا۔ وہاں بھی ہجوم جمع ہو
گیا۔ اُس نے اُنہیں معمول کے مطابق تعلیم دی۔
2 کچھ فریسی آئے اور اُسے پھنسانے کی غرض سے
سوال کیا، ”کیا جائز ہے کہ مرد اپنی بیوی کو طلاق دے؟“
3 عیسیٰ نے اُن سے پوچھا، ”موسیٰ نے شریعت میں
تم کو کیا ہدایت کی ہے؟“
4 اُنہوں نے کہا، ”اُس نے اجازت دی ہے کہ
آدمی طلاق نامہ لکھ کر بیوی کو رخصت کر دے۔“
5 عیسیٰ نے جواب دیا، ”موسیٰ نے تمہاری سخت دلی
کی وجہ سے تمہارے لئے یہ حکم لکھا تھا۔ **6** لیکن ابتدا میں
ایسا نہیں تھا۔ دنیا کی تخلیق کے وقت اللہ نے اُنہیں مرد اور
عورت بنایا۔ **7** ’اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی
بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ **8** وہ دونوں ایک ہو
جاتے ہیں۔‘ یوں وہ کلامِ مقدّس کے مطابق دو نہیں رہتے
بلکہ ایک ہو جاتے ہیں۔ **9** تو جسے اللہ نے خود جوڑا ہے
اُسے انسان جدا نہ کرے۔“
10 کسی گھر میں آ کر شاگردوں نے یہ بات دوبارہ
چھیڑ کر عیسیٰ سے مزید دریافت کیا۔ **11** اُس نے اُنہیں
بتایا، ”جو اپنی بیوی کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی
کرے وہ اُس کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ **12** اور جو عورت
اپنے خاوند کو طلاق دے کر کسی اَور سے شادی کرے وہ بھی
زنا کرتی ہے۔“

عیسیٰ چھوٹے بچوں کو برکت دیتا ہے

13 ایک دن لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو عیسیٰ کے
پاس لائے تاکہ وہ اُنہیں چھوئے۔ لیکن شاگردوں نے اُن
کو ملامت کی۔ **14** یہ دیکھ کر عیسیٰ ناراض ہوا۔ اُس نے
اُن سے کہا، ”بچوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں نہ
روکو، کیونکہ اللہ کی بادشاہی اِن جیسے لوگوں کو حاصل ہے۔
15 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو اللہ کی بادشاہی کو بچے کی
طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں داخل نہیں ہو گا۔“ **16** یہ
کہہ کر اُس نے اُنہیں گلے لگایا اور اپنے ہاتھ اُن پر رکھ کر
اُنہیں برکت دی۔

امیر مشکل سے بادشاہی میں داخل ہو سکتے ہیں

17 جب عیسیٰ روانہ ہونے لگا تو ایک آدمی دوڑ کر اُس کے پاس آیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر پوچھا، ”نیک اُستاد، مَیں کیا کروں تاکہ ابدی زندگی میراث میں پاؤں؟“

18 عیسیٰ نے پوچھا، ”تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں سوائے ایک کے اور وہ ہے اللہ۔ 19 تُو شریعت کے احکام سے تو واقف ہے۔ قتل نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا، جھوٹی گواہی نہ دینا، دھوکا نہ دینا، اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔“

20 آدمی نے جواب دیا، ”اُستاد، مَیں نے جوانی سے آج تک اِن تمام احکام کی پیروی کی ہے۔“

21 عیسیٰ نے غور سے اُس کی طرف دیکھا۔ اُس کے دل میں اُس کے لئے پیار اُبھر آیا۔ وہ بولا، ”ایک کام رہ گیا ہے۔ جا، اپنی پوری جائیداد فروخت کر کے پیسے غریبوں میں تقسیم کر دے۔ پھر تیرے لئے آسمان پر خزانہ جمع ہو جائے گا۔ اِس کے بعد آ کر میرے پیچھے ہو لے۔“ 22 یہ سن کر آدمی کا منہ لٹک گیا اور وہ مایوس ہو کر چلا گیا، کیونکہ وہ نہایت دولت مند تھا۔

23 عیسیٰ نے اپنے اِرد گرد دیکھ کر شاگردوں سے کہا، ”دولت مندوں کے لئے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے!“

24 شاگرد اُس کے یہ الفاظ سن کر حیران ہوئے۔ لیکن عیسیٰ نے دوبارہ کہا، ”بچو! اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے۔ 25 امیر کے اللہ کی بادشاہی میں داخل ہونے کی نسبت زیادہ آسان یہ ہے کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔“

26 اِس پر شاگرد مزید حیرت زدہ ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے، ”پھر کس کو نجات مل سکتی ہے؟“

27 عیسیٰ نے غور سے اُن کی طرف دیکھ کر جواب دیا، ”یہ انسان کے لئے تو ناممکن ہے، لیکن اللہ کے لئے نہیں۔ اُس کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔“

28 پھر پطرس بول اُٹھا، ”ہم تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہو لئے ہیں۔“

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جس نے بھی میری اور اللہ کی خوش خبری کی خاطر اپنے گھر، بھائیوں، بہنوں، ماں، باپ، بچوں یا کھیتوں کو چھوڑ دیا ہے 30 اُسے اِس زمانے میں ایذا رسانی کے ساتھ ساتھ سو گنا زیادہ گھر، بھائی، بہنیں، مائیں، بچے اور کھیت مل جائیں گے۔ اور آنے والے زمانے میں اُسے ابدی زندگی ملے گی۔ 31 لیکن بہت سے لوگ جو اب اوّل ہیں اُس وقت آخر ہوں گے اور جو اَب آخر ہیں وہ اوّل ہوں گے۔“

عیسیٰ تیسری دفعہ اپنی موت کا ذکر کرتا ہے

32 اب وہ یروشلم کی طرف بڑھ رہے تھے اور عیسیٰ اُن کے آگے آگے چل رہا تھا۔ شاگرد حیرت زدہ تھے جبکہ اُن کے پیچھے چلنے والے لوگ سہمے ہوئے تھے۔ ایک اَور دفعہ بارہ شاگردوں کو ایک طرف لے جا کر عیسیٰ اُنہیں وہ کچھ بتانے لگا جو اُس کے ساتھ ہونے کو تھا۔ 33 اُس نے کہا، ”ہم یروشلم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہاں ابنِ آدم کو راہنما اماموں اور شریعت کے علما کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ اُس پر سزائے موت کا فتویٰ دے کر اُسے غیریہودیوں کے حوالے کر دیں گے، 34 جو اُس کا مذاق اُڑائیں گے، اُس پر تھوکیں گے، اُس کو کوڑے ماریں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ لیکن تین دن کے بعد وہ جی اُٹھے گا۔“

یعقوب اور یوحنا کی گزارش

35 پھر زبدی کے بیٹے یعقوب اور یوحنا اُس کے
پاس آئے۔ وہ کہنے لگے، ”اُستاد، آپ سے ایک گزارش
ہے۔“
36 اُس نے پوچھا، ”تم کیا چاہتے ہو کہ مَیں تمہارے
لئے کروں؟“
37 اُنہوں نے جواب دیا، ”جب آپ اپنے جلالی
تخت پر بیٹھیں گے تو ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں ہاتھ
بیٹھنے دیں اور دوسرے کو بائیں ہاتھ۔“
38 عیسیٰ نے کہا، ”تم کو نہیں معلوم کہ کیا مانگ
رہے ہو۔ کیا تم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو مَیں پینے کو ہوں یا وہ
بپتسمہ لے سکتے ہو جو مَیں لینے کو ہوں؟“
39 اُنہوں نے جواب دیا، ”جی، ہم کر سکتے ہیں۔“
پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”تم ضرور وہ پیالہ پیو گے
جو مَیں پینے کو ہوں اور وہ بپتسمہ لو گے جو مَیں لینے کو
ہوں۔ 40 لیکن یہ فیصلہ کرنا میرا کام نہیں کہ کون میرے
دائیں ہاتھ بیٹھے گا اور کون بائیں ہاتھ۔ اللہ نے یہ مقام
صرف اُنہی کے لئے تیار کیا ہے جن کو اُس نے خود مقرر
کیا ہے۔“
41 جب باقی دس شاگردوں نے یہ سنا تو اُنہیں
یعقوب اور یوحنا پر غصہ آیا۔ 42 اِس پر عیسیٰ نے اُن سب
کو بلا کر کہا، ”تم جانتے ہو کہ قوموں کے حکمران اپنی رعایا
پر رعب ڈالتے ہیں، اور اُن کے بڑے افسر اُن پر اپنے
اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ 43 لیکن تمہارے درمیان
ایسا نہیں ہے۔ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے
44 اور جو تم میں اوّل ہونا چاہے وہ سب کا غلام بنے۔
45 کیونکہ ابنِ آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے
بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ کے طور پر
دے کر بہتوں کو چھڑائے۔“

اندھے برتمائی کی شفا

46 وہ یریحو پہنچ گئے۔ اُس میں سے گزر کر عیسیٰ
شاگردوں اور ایک بڑے ہجوم کے ساتھ باہر نکلنے لگا۔ وہاں
ایک اندھا بھیک مانگنے والا راستے کے کنارے بیٹھا تھا۔
اُس کا نام برتمائی (تمائی کا بیٹا) تھا۔ 47 جب اُس نے
سنا کہ عیسیٰ ناصری قریب ہی ہے تو وہ چلّانے لگا، ”عیسیٰ
ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کریں!“
48 بہت سے لوگوں نے اُسے ڈانٹ کر کہا، ”خاموش!“
لیکن وہ مزید اونچی آواز سے پکارتا رہا، ”ابنِ داؤد، مجھ پر
رحم کریں!“
49 عیسیٰ رُک کر بولا، ”اُسے بلاؤ۔“
چنانچہ اُنہوں نے اُسے بلا کر کہا، ”حوصلہ رکھ۔ اُٹھ،
وہ تجھے بلا رہا ہے۔“
50 برتمائی نے اپنی چادر زمین پر پھینک دی اور
اُچھل کر عیسیٰ کے پاس آیا۔
51 عیسیٰ نے پوچھا، ”تُو کیا چاہتا ہے کہ مَیں تیرے
لئے کروں؟“
اُس نے جواب دیا، ”اُستاد، یہ کہ مَیں دیکھ سکوں۔“
52 عیسیٰ نے کہا، ”جا، تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا
ہے۔“
جونہی عیسیٰ نے یہ کہا اندھے کی آنکھیں بحال ہو
گئیں اور وہ عیسیٰ کے پیچھے چلنے لگا۔

یروشلم میں عیسیٰ کا پُرجوش استقبال

11 وہ یروشلم کے قریب بیت فگے اور بیت عنیاہ پہنچنے
لگے۔ یہ گاؤں زیتون کے پہاڑ پر واقع تھے۔ عیسیٰ نے

اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا 2 اور کہا، ”سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں تم ایک جوان گدھا دیکھو گے۔ وہ بندھا ہوا ہو گا اور اب تک کوئی بھی اُس پر سوار نہیں ہوا ہے۔ اُسے کھول کر یہاں لے آؤ۔ 3 اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو اُسے بتا دینا، 'خداوند کو اِس کی ضرورت ہے۔ وہ جلد ہی اِسے واپس بھیج دیں گے'۔“

4 دونوں شاگرد وہاں گئے تو ایک جوان گدھا دیکھا جو باہر گلی میں کسی دروازے کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ جب وہ اُس کی رسی کھولنے لگے 5 تو وہاں کھڑے کچھ لوگوں نے پوچھا، ”تم یہ کیا کر رہے ہو؟ جوان گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟“

6 اُنہوں نے جواب میں وہ کچھ بتا دیا جو عیسیٰ نے اُنہیں کہا تھا۔ اِس پر لوگوں نے اُنہیں کھولنے دیا۔ 7 وہ جوان گدھے کو عیسیٰ کے پاس لے آئے اور اپنے کپڑے اُس پر رکھ دیئے۔ پھر عیسیٰ اُس پر سوار ہوا۔ 8 جب وہ چل پڑا تو بہت سے لوگوں نے اُس کے آگے آگے راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے۔ بعض نے ہری شاخیں بھی اُس کے آگے بچھا دیں جو اُنہوں نے کھیتوں کے درختوں سے کاٹ لی تھیں۔ 9 لوگ عیسیٰ کے آگے اور پیچھے چل رہے تھے اور چلّا چلّا کر نعرے لگا رہے تھے،

”ہوشعنا!*

مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔

10 مبارک ہے ہمارے باپ داؤد کی بادشاہی جو آ رہی ہے۔

آسمان کی بلندیوں پر ہوشعنا۔“*

11 یوں عیسیٰ یروشلم میں داخل ہوا۔ وہ بیت المقدّس میں گیا اور اپنے اِرد گرد نظر دوڑا کر سب کچھ دیکھنے کے بعد چلا گیا۔ چونکہ شام کا پچھلا وقت تھا اِس لئے وہ بارہ شاگردوں سمیت شہر سے نکل کر بیت عنیاہ واپس گیا۔

انجیر کے درخت پر لعنت

12 اگلے دن جب وہ بیت عنیاہ سے نکل رہے تھے تو عیسیٰ کو بھوک لگی۔ 13 اُس نے کچھ فاصلے پر انجیر کا ایک درخت دیکھا جس پر پتے تھے۔ اِس لئے وہ یہ دیکھنے کے لئے اُس کے پاس گیا کہ آیا کوئی پھل لگا ہے یا نہیں۔ لیکن جب وہ وہاں پہنچا تو دیکھا کہ پتے ہی پتے ہیں۔ وجہ یہ تھی کہ انجیر کا موسم نہیں تھا۔ 14 اِس پر عیسیٰ نے درخت سے کہا، ”اب سے ہمیشہ تک تجھ سے پھل کھایا نہ جا سکے!“ اُس کے شاگردوں نے اُس کی یہ بات سن لی۔

عیسیٰ بیت المقدّس میں جاتا ہے

15 وہ یروشلم پہنچ گئے۔ اور عیسیٰ بیت المقدّس میں جا کر اُنہیں نکالنے لگا جو وہاں قربانیوں کے لئے درکار چیزوں کی خرید و فروخت کر رہے تھے۔ اُس نے سکوں کا تبادلہ کرنے والوں کی میزیں اور کبوتر بیچنے والوں کی کرسیاں اُلٹ دیں 16 اور جو تجارتی مال لے کر بیت المقدّس کے صحنوں میں سے گزر رہے تھے اُنہیں روک لیا۔ 17 تعلیم دے کر اُس نے کہا، ”کیا کلامِ مقدّس میں نہیں لکھا ہے، 'میرا گھر تمام قوموں کے لئے دعا کا گھر کہلائے گا'؟ لیکن تم نے اُسے ڈاکوؤں کے اڈّے میں بدل دیا ہے۔“

18 راہنما اماموں اور شریعت کے علما نے جب یہ سنا تو اُسے قتل کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگے۔ کیونکہ وہ اُس سے ڈرتے تھے اِس لئے کہ پورا ہجوم اُس کی تعلیم سے نہایت حیران تھا۔

19 جب شام ہوئی تو عیسیٰ اور اُس کے شاگرد شہر

*ہوشعنا (عبرانی: مہربانی کر کے ہمیں بچا)۔ یہاں اس میں حمد و ثنا کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

سے نکل گئے۔

انجیر کے درخت سے سبق

20 اگلے دن وہ صبح سویرے انجیر کے اُس درخت کے پاس سے گزرے جس پر عیسیٰ نے لعنت بھیجی تھی۔ جب اُنہوں نے اُس پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ جڑوں تک سوکھ گیا ہے۔ 21 تب پطرس کو وہ بات یاد آئی جو عیسیٰ نے کل انجیر کے درخت سے کی تھی۔ اُس نے کہا، ”اُستاد، یہ دیکھیں! انجیر کے جس درخت پر آپ نے لعنت بھیجی تھی وہ سوکھ گیا ہے۔“

22 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اللہ پر ایمان رکھو۔ 23 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اگر کوئی اِس پہاڑ سے کہے، ’اُٹھ، اپنے آپ کو سمندر میں گرا دے‘ تو یہ ہو جائے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ وہ شک نہ کرے بلکہ ایمان رکھے کہ جو کچھ اُس نے کہا ہے وہ اُس کے لئے ہو جائے گا۔ 24 اِس لئے مَیں تم کو بتاتا ہوں، جب بھی تم دعا کر کے کچھ مانگتے ہو تو ایمان رکھو کہ تم کو مل گیا ہے۔ پھر وہ تمہیں ضرور مل جائے گا۔ 25 اور جب تم کھڑے ہو کر دعا کرتے ہو تو اگر تمہیں کسی سے شکایت ہو تو پہلے اُسے معاف کرو تاکہ آسمان پر تمہارا باپ بھی تمہارے گناہوں کو معاف کرے۔ [26 اور اگر تم معاف نہ کرو تو تمہارا آسمانی باپ تمہارے گناہ بھی معاف نہیں کرے گا۔]“

کس نے عیسیٰ کو اختیار دیا؟

27 وہ ایک اَور دفعہ یروشلم پہنچ گئے۔ اور جب عیسیٰ بیت المقدس میں پھر رہا تھا تو راہنما امام، شریعت کے علما اور بزرگ اُس کے پاس آئے۔ 28 اُنہوں نے پوچھا، ”آپ یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہے ہیں؟ کس نے آپ کو یہ کرنے کا اختیار دیا ہے؟“

29 عیسیٰ نے جواب دیا، ”میرا بھی تم سے ایک سوال ہے۔ اِس کا جواب دو تو پھر تم کو بتا دوں گا کہ مَیں یہ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔ 30 مجھے بتاؤ، کیا یحییٰ کا بپتسمہ آسمانی تھا یا انسانی؟“

31 وہ آپس میں بحث کرنے لگے، ”اگر ہم کہیں ’آسمانی‘ تو وہ پوچھے گا، ’تو پھر تم اُس پر ایمان کیوں نہ لائے؟‘ 32 لیکن ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسانی تھا؟“ وجہ یہ تھی کہ وہ عام لوگوں سے ڈرتے تھے، کیونکہ سب مانتے تھے کہ یحییٰ واقعی نبی تھا۔ 33 چنانچہ اُنہوں نے جواب دیا، ”ہم نہیں جانتے۔“

عیسیٰ نے کہا، ”تو پھر مَیں بھی تم کو نہیں بتاتا کہ مَیں یہ سب کچھ کس اختیار سے کر رہا ہوں۔“

انگور کے باغ کے مزارعوں کی بغاوت

12 پھر وہ تمثیلوں میں اُن سے بات کرنے لگا۔ ”کسی آدمی نے انگور کا ایک باغ لگایا۔ اُس نے اُس کی چاردیواری بنائی، انگوروں کا رس نکالنے کے لئے ایک گڑھے کی کھدائی کی اور پہرے داروں کے لئے برج تعمیر کیا۔ پھر وہ اُسے مزارعوں کے سپرد کر کے بیرونِ ملک چلا گیا۔ 2 جب انگور پک گئے تو اُس نے اپنے نوکر کو مزارعوں کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُن سے مالک کا حصہ وصول کرے۔ 3 لیکن مزارعوں نے اُسے پکڑ کر اُس کی پٹائی کی اور اُسے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔ 4 پھر مالک نے ایک اَور نوکر کو بھیج دیا۔ لیکن اُنہوں نے اُس کی بھی بےعزتی کر کے اُس کا سر پھوڑ دیا۔ 5 جب مالک نے تیسرے نوکر کو بھیجا تو اُنہوں نے اُسے مار ڈالا۔ یوں اُس نے کئی ایک کو بھیجا۔ بعض کو اُنہوں نے مارا پیٹا، بعض کو قتل

کیا۔ 6 آخرکار صرف ایک باقی رہ گیا تھا۔ وہ تھا اُس کا
پیارا بیٹا۔ اب اُس نے اُسے بھیج کر کہا، ’آخر میرے بیٹے
کا تو لحاظ کریں گے۔‘ 7 لیکن مزارع ایک دوسرے سے
کہنے لگے، ’یہ زمین کا وارث ہے۔ آؤ ہم اِسے مار ڈالیں
تو پھر اِس کی میراث ہماری ہی ہو گی۔‘ 8 اُنہوں نے
اُسے پکڑ کر قتل کیا اور باغ سے باہر پھینک دیا۔“
9 اب بتاؤ، باغ کا مالک کیا کرے گا؟ وہ جا کر
مزارعوں کو ہلاک کرے گا اور باغ کو دوسروں کے سپرد کر
دے گا۔ 10 کیا تم نے کلامِ مقدّس کا یہ حوالہ نہیں پڑھا،
’جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا
وہ کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔
11 یہ رب نے کیا
اور دیکھنے میں کتنا حیرت انگیز ہے۔‘“
12 اِس پر دینی راہنماؤں نے عیسیٰ کو گرفتار کرنے کی
کوشش کی، کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ تمثیل میں بیان شدہ
مزارع ہم ہی ہیں۔ لیکن وہ ہجوم سے ڈرتے تھے، اِس لئے
وہ اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

کیا ٹیکس دینا جائز ہے؟

13 بعد میں اُنہوں نے کچھ فریسیوں اور ہیرودیس
کے پیروکاروں کو اُس کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اُسے کوئی
ایسی بات کرنے پر اُبھاریں جس سے اُسے پکڑا جا سکے۔
14 وہ اُس کے پاس آ کر کہنے لگے، ”اُستاد، ہم جانتے
ہیں کہ آپ سچے ہیں اور کسی کی پروا نہیں کرتے۔ آپ
جانب دار نہیں ہوتے بلکہ دیانت داری سے اللہ کی راہ کی
تعلیم دیتے ہیں۔ اب ہمیں بتائیں کہ کیا رومی شہنشاہ کو ٹیکس
دینا جائز ہے یا ناجائز؟ کیا ہم ادا کریں یا نہ کریں؟“
15 لیکن عیسیٰ نے اُن کی ریاکاری جان کر اُن سے
کہا، ”مجھے کیوں پھنسانا چاہتے ہو؟ چاندی کا ایک رومی
سکہ میرے پاس لے آؤ۔“
16 وہ ایک سکہ اُس کے پاس لے آئے تو اُس نے
پوچھا، ”کس کی صورت اور نام اِس پر کندہ ہے؟“
اُنہوں نے جواب دیا، ”شہنشاہ کا۔“
17 اُس نے کہا، ”تو جو شہنشاہ کا ہے شہنشاہ کو دو اور
جو اللہ کا ہے اللہ کو۔“
اُس کا یہ جواب سن کر اُنہوں نے بڑا تعجب کیا۔

کیا ہم جی اُٹھیں گے؟

18 پھر کچھ صدوقی عیسیٰ کے پاس آئے۔ صدوقی
نہیں مانتے کہ روزِ قیامت مُردے جی اُٹھیں گے۔ اُنہوں
نے عیسیٰ سے ایک سوال کیا، 19 ”اُستاد، موسیٰ نے ہمیں
حکم دیا کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی بے اولاد مر جائے اور
اُس کا بھائی ہو تو بھائی کا فرض ہے کہ وہ بیوہ سے شادی
کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا کرے۔ 20 اب
فرض کریں کہ سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی، لیکن
بے اولاد فوت ہوا۔ 21 اِس پر دوسرے نے اُس سے
شادی کی، لیکن وہ بھی بے اولاد مر گیا۔ پھر تیسرے بھائی
نے اُس سے شادی کی۔ 22 یہ سلسلہ ساتویں بھائی تک
جاری رہا۔ یکے بعد دیگرے ہر بھائی بیوہ سے شادی کرنے
کے بعد مر گیا۔ آخر میں بیوہ بھی فوت ہو گئی۔ 23 اب
بتائیں کہ قیامت کے دن وہ کس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ
سات کے سات بھائیوں نے اُس سے شادی کی تھی۔“
24 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم اِس لئے غلطی پر ہو
کہ نہ تم کلامِ مقدّس سے واقف ہو، نہ اللہ کی قدرت
سے۔ 25 کیونکہ جب مُردے جی اُٹھیں گے تو نہ وہ شادی
کریں گے نہ اُن کی شادی کرائی جائے گی بلکہ وہ آسمان پر

فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ 26 رہی یہ بات کہ مُردے جی
اُٹھیں گے۔ کیا تم نے موسیٰ کی کتاب میں نہیں پڑھا کہ
اللہ جلتی ہوئی جھاڑی میں سے کس طرح موسیٰ سے ہم کلام
ہوا؟ اُس نے فرمایا، 'مَیں ابراہیم کا خدا، اسحاق کا خدا اور
یعقوب کا خدا ہوں،' حالانکہ اُس وقت تینوں کافی عرصے
سے مر چکے تھے۔ 27 اِس کا مطلب ہے کہ یہ حقیقت میں
زندہ ہیں، کیونکہ اللہ مُردوں کا نہیں، بلکہ زندوں کا خدا
ہے۔ تم سے بڑی غلطی ہوئی ہے۔"

اوّل حکم

28 اِتنے میں شریعت کا ایک عالم اُن کے پاس
آیا۔ اُس نے اُنہیں بحث کرتے ہوئے سنا تھا اور جان لیا
کہ عیسیٰ نے اچھا جواب دیا، اِس لئے اُس نے پوچھا،
"تمام احکام میں سے کون سا حکم سب سے اہم ہے؟"
29 عیسیٰ نے جواب دیا، "اوّل حکم یہ ہے: 'سن
اے اسرائیل! رب ہمارا خدا ایک ہی رب ہے۔ 30 رب
اپنے خدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان، اپنے
پورے ذہن اور اپنی پوری طاقت سے پیار کرنا۔' 31 دوسرا
حکم یہ ہے: 'اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے
آپ سے رکھتا ہے۔' دیگر کوئی بھی حکم اِن دو احکام سے
اہم نہیں ہے۔"
32 اُس عالم نے کہا، "شاباش، اُستاد! آپ نے
سچ کہا ہے کہ اللہ صرف ایک ہی ہے اور اُس کے سوا کوئی
اَور نہیں ہے۔ 33 ہمیں اُسے اپنے پورے دل، اپنے
پورے ذہن اور اپنی پوری طاقت سے پیار کرنا چاہئے اور
ساتھ ساتھ اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنی چاہئے جیسی
اپنے آپ سے رکھتے ہیں۔ یہ دو احکام بھسم ہونے والی تمام
قربانیوں اور دیگر نذروں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔"

34 جب عیسیٰ نے اُس کا یہ جواب سنا تو اُس سے
کہا، "تُو اللہ کی بادشاہی سے دُور نہیں ہے۔"
اِس کے بعد کسی نے بھی اُس سے سوال پوچھنے کی
جرأت نہ کی۔

مسیح کے بارے میں سوال

35 جب عیسیٰ بیت المقدِس میں تعلیم دے رہا تھا
تو اُس نے پوچھا، "شریعت کے علما کیوں دعویٰ کرتے
ہیں کہ مسیح داؤد کا فرزند ہے؟ 36 کیونکہ داؤد نے تو خود
روح القدس کی معرفت یہ فرمایا،

'رب نے میرے رب سے کہا،
میرے دہنے ہاتھ بیٹھ،
جب تک مَیں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے
نہ کر دوں۔'

37 داؤد تو خود مسیح کو رب کہتا ہے۔ تو پھر وہ کس
طرح داؤد کا فرزند ہو سکتا ہے؟"

شریعت کے علما سے خبردار رہنا

ایک بڑا ہجوم مزے سے عیسیٰ کی باتیں سن رہا تھا۔
38 اُنہیں تعلیم دیتے وقت اُس نے کہا، "علما سے خبردار
رہو! کیونکہ وہ شاندار چوغے پہن کر اِدھر اُدھر پھرنا پسند
کرتے ہیں۔ جب لوگ بازاروں میں سلام کر کے اُن کی
عزت کرتے ہیں تو پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ 39 اُن کی
بس ایک ہی خواہش ہوتی ہے کہ عبادت خانوں اور ضیافتوں
میں عزت کی کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ 40 یہ لوگ بیواؤں
کے گھر ہڑپ کر جاتے اور ساتھ ساتھ دکھاوے کے لئے
لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو نہایت سخت سزا
ملے گی۔"

بیوہ کا چندہ

41 عیسیٰ بیت المقدس کے چندے کے بکس کے مقابل بیٹھ گیا اور ہجوم کو ہدیئے ڈالتے ہوئے دیکھنے لگا۔ کئی امیر بڑی بڑی رقمیں ڈال رہے تھے۔ 42 پھر ایک غریب بیوہ بھی وہاں سے گزری جس نے اُس میں تانبے کے دو معمولی سے سکے ڈال دیئے۔ 43 عیسیٰ نے شاگردوں کو اپنے پاس بلا کر کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ اِس غریب بیوہ نے تمام لوگوں کی نسبت زیادہ ڈالا ہے۔ 44 کیونکہ اِن سب نے اپنی دولت کی کثرت سے دے دیا جبکہ اُس نے ضرورت مند ہونے کے باوجود بھی اپنے گزارے کے سارے پیسے دے دیئے ہیں۔“

بیت المقدس پر آنے والی تباہی

13 اُس دن جب عیسیٰ بیت المقدس سے نکل رہا تھا تو اُس کے شاگردوں نے کہا، ”اُستاد، دیکھیں کتنے شاندار پتھر اور عمارتیں ہیں!“

2 عیسیٰ نے جواب دیا، ”کیا تم کو یہ بڑی بڑی عمارتیں نظر آتی ہیں؟ پتھر پر پتھر نہیں رہے گا۔ سب کچھ ڈھا دیا جائے گا۔“

مصیبتوں اور ایذا رسانی کی پیش گوئی

3 بعد میں عیسیٰ زیتون کے پہاڑ پر بیت المقدس کے مقابل بیٹھ گیا۔ پطرس، یعقوب، یوحنا اور اندریاس اکیلے اُس کے پاس آئے۔ اُنہوں نے کہا، 4 ”ہمیں ذرا بتائیں، یہ کب ہو گا؟ کیا کیا نظر آئے گا جس سے معلوم ہو گا کہ یہ اب پورا ہونے کو ہے؟“

5 عیسیٰ نے جواب دیا، ”خبردار رہو کہ کوئی تمہیں گمراہ نہ کر دے۔ 6 بہت سے لوگ میرا نام لے کر آئیں گے اور کہیں گے، 'مَیں ہی مسیح ہوں۔' یوں وہ بہتوں کو گمراہ کر دیں گے۔ 7 جب جنگوں کی خبریں اور افواہیں تم تک پہنچیں گی تو مت گھبرانا۔ کیونکہ لازم ہے کہ یہ سب کچھ پیش آئے۔ تو بھی ابھی آخرت نہیں ہو گی۔ 8 ایک قوم دوسری کے خلاف اُٹھ کھڑی ہو گی اور ایک بادشاہی دوسری کے خلاف۔ جگہ جگہ زلزلے آئیں گے، کال پڑیں گے۔ لیکن یہ صرف دردِ زہ کی ابتدا ہی ہو گی۔

9 تم خود خبردار رہو۔ تم کو مقامی عدالتوں کے حوالے کر دیا جائے گا اور لوگ یہودی عبادت خانوں میں تمہیں کوڑے لگوائیں گے۔ میری خاطر تمہیں حکمرانوں اور بادشاہوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یوں تم اُنہیں میری گواہی دو گے۔ 10 لازم ہے کہ آخرت سے پہلے اللہ کی خوش خبری تمام اقوام کو سنائی جائے۔ 11 لیکن جب لوگ تم کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کریں گے تو یہ سوچتے سوچتے پریشان نہ ہو جانا کہ مَیں کیا کہوں۔ بس وہی کچھ کہنا جو اللہ تمہیں اُس وقت بتائے گا۔ کیونکہ اُس وقت تم نہیں بلکہ روح القدس بولنے والا ہو گا۔ 12 بھائی اپنے بھائی کو اور باپ اپنے بچے کو موت کے حوالے کر دے گا۔ بچے اپنے والدین کے خلاف کھڑے ہو کر اُنہیں قتل کروائیں گے۔ 13 سب تم سے نفرت کریں گے، اِس لئے کہ تم میرے پیروکار ہو۔ لیکن جو آخر تک قائم رہے گا اُسے نجات ملے گی۔

بیت المقدس کی بےحرمتی

14 ایک دن آئے گا جب تم وہاں جہاں اُسے نہیں ہونا چاہئے وہ کچھ کھڑا دیکھو گے جو بےحرمتی اور تباہی کا باعث ہے۔“ (قاری اِس پر دھیان دے!) ”اُس وقت یہودیہ کے رہنے والے بھاگ کر پہاڑی علاقے میں پناہ

لیں۔ 15 جو اپنے گھر کی چھت پر ہو وہ نہ اُترے، نہ
کچھ ساتھ لے جانے کے لئے گھر میں داخل ہو جائے۔
16 جو کھیت میں ہو وہ اپنی چادر ساتھ لے جانے کے لئے
واپس نہ جائے۔ 17 اُن خواتین پر افسوس جو اُن دنوں
میں حاملہ ہوں یا اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہوں۔ 18 دعا
کرو کہ یہ واقعہ سردیوں کے موسم میں پیش نہ آئے۔
19 کیونکہ اُن دنوں میں ایسی مصیبت ہو گی کہ دنیا کی تخلیق
سے آج تک دیکھنے میں نہ آئی ہو گی۔ اِس قسم کی مصیبت
بعد میں بھی کبھی نہیں آئے گی۔ 20 اور اگر خداوند اِس
مصیبت کا دورانیہ مختصر نہ کرتا تو کوئی نہ بچتا۔ لیکن اُس نے
اپنے چنے ہوؤں کی خاطر اُس کا دورانیہ مختصر کر دیا ہے۔
21 اُس وقت اگر کوئی تم کو بتائے، 'دیکھو، مسیح یہاں
ہے،' یا 'وہ وہاں ہے' تو اُس کی بات نہ ماننا۔
22 کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے
جو عجیب و غریب نشان اور معجزے دکھائیں گے تاکہ اللہ
کے چنے ہوئے لوگوں کو غلط راستے پر ڈال دیں — اگر یہ
ممکن ہوتا۔ 23 اِس لئے خبردار! مَیں نے تم کو پہلے ہی اِن
سب باتوں سے آگاہ کر دیا ہے۔

ابنِ آدم کی آمد

24 مصیبت کے اُن دنوں کے بعد سورج تاریک ہو
جائے گا اور چاند کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ 25 ستارے
آسمان پر سے گر پڑیں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں
گی۔ 26 اُس وقت لوگ ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال
کے ساتھ بادلوں میں آتے ہوئے دیکھیں گے۔ 27 اور وہ
اپنے فرشتوں کو بھیج دے گا تاکہ اُس کے چنے ہوؤں کو
چاروں طرف سے جمع کریں، دنیا کے کونے کونے سے
آسمان کی انتہا تک اکٹھا کریں۔

انجیر کے درخت سے سبق

28 انجیر کے درخت سے سبق سیکھو۔ جونہی اُس کی
شاخیں نرم اور لچک دار ہو جاتی ہیں اور اُن سے کونپلیں
پھوٹ نکلتی ہیں تو تم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ گرمیوں کا موسم
قریب آ گیا ہے۔ 29 اِسی طرح جب تم یہ واقعات
دیکھو گے تو جان لو گے کہ ابنِ آدم کی آمد قریب بلکہ
دروازے پر ہے۔ 30 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، اِس
نسل کے ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو گا۔
31 آسمان و زمین تو جاتے رہیں گے، لیکن میری باتیں
ہمیشہ تک قائم رہیں گی۔

کسی کو بھی اُس کی آمد کا وقت معلوم نہیں

32 لیکن کسی کو بھی علم نہیں کہ یہ کس دن یا کون
سی گھڑی رُونما ہو گا۔ آسمان کے فرشتوں اور فرزند کو
بھی علم نہیں بلکہ صرف باپ کو۔ 33 چنانچہ خبردار اور چوکنے
رہو! کیونکہ تم کو نہیں معلوم کہ یہ وقت کب آئے گا۔
34 ابنِ آدم کی آمد اُس آدمی سے مطابقت رکھتی ہے جسے
کسی سفر پر جانا تھا۔ گھر چھوڑتے وقت اُس نے اپنے
نوکروں کو انتظام چلانے کا اختیار دے کر ہر ایک کو اُس
کی اپنی ذمہ داری سونپ دی۔ دربان کو اُس نے حکم دیا کہ
وہ چوکس رہے۔ 35 تم بھی اِسی طرح چوکس رہو، کیونکہ
تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب واپس آئے گا، شام
کو، آدھی رات کو، مرغ کے بانگ دیتے یا پو پھٹتے وقت۔
36 ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آ کر تم کو سوتے پائے۔ 37 یہ
بات مَیں نہ صرف تم کو بلکہ سب کو بتاتا ہوں، چوکس رہو!"

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندیاں

14 فسح اور بے خمیری روٹی کی عید قریب آ گئی تھی۔

صرف دو دن رہ گئے تھے۔ راہنما امام اور شریعت کے علما عیسیٰ کو کسی چالاکی سے گرفتار کر کے قتل کرنے کی تلاش میں تھے۔ 2 اُنہوں نے کہا، ”لیکن یہ عید کے دوران نہیں ہونا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ عوام میں ہل چل مچ جائے۔“

خاتون عیسیٰ پر خوشبو اُنڈیلتی ہے

3 اِتنے میں عیسیٰ بیت عنیاہ آ کر ایک آدمی کے گھر میں داخل ہوا جو کسی وقت کوڑھ کا مریض تھا۔ اُس کا نام شمعون تھا۔ عیسیٰ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا تو ایک عورت آئی۔ اُس کے پاس خالص جٹاماسی کے نہایت قیمتی عطر کا عطردان تھا۔ اُس کا سر توڑ کر اُس نے عطر عیسیٰ کے سر پر اُنڈیل دیا۔ 4 حاضرین میں سے کچھ ناراض ہوئے۔ ”اِتنا قیمتی عطر ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ 5 اِس کی قیمت کم از کم چاندی کے 300 سکے تھی۔ اگر اِسے بیچا جاتا تو اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے جا سکتے تھے۔“ ایسی باتیں کرتے ہوئے اُنہوں نے اُسے جھڑکا۔

6 لیکن عیسیٰ نے کہا، ”اِسے چھوڑ دو، تم اِسے کیوں تنگ کر رہے ہو؟ اِس نے تو میرے لئے ایک نیک کام کیا ہے۔ 7 غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، اور تم جب بھی چاہو اُن کی مدد کر سکو گے۔ لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے ساتھ نہیں رہوں گا۔ 8 جو کچھ وہ کر سکتی تھی اُس نے کیا ہے۔ مجھ پر عطر اُنڈیلنے سے وہ مقررہ وقت سے پہلے میرے بدن کو دفنانے کے لئے تیار کر چکی ہے۔ 9 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تمام دنیا میں جہاں بھی اللہ کی خوش خبری کا اعلان کیا جائے گا وہاں لوگ اِس خاتون کو یاد کر کے وہ کچھ سنائیں گے جو اِس نے کیا ہے۔“

عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا منصوبہ

10 پھر یہوداہ اسکریوتی جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا راہنما اماموں کے پاس گیا تاکہ عیسیٰ کو اُن کے حوالے کرنے کی بات کرے۔ 11 اُس کے آنے کا مقصد سن کر وہ خوش ہوئے اور اُسے پیسے دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ وہ عیسیٰ کو اُن کے حوالے کرنے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔

فسح کی عید کے لئے تیاریاں

12 بےخمیری روٹی کی عید آئی جب لوگ فسح کے لیلے کو قربان کرتے تھے۔ عیسیٰ کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا، ”ہم کہاں آپ کے لئے فسح کا کھانا تیار کریں؟“

13 چنانچہ عیسیٰ نے اُن میں سے دو کو یہ ہدایت دے کر یروشلم بھیج دیا کہ ”جب تم شہر میں داخل ہو گے تو تمہاری ملاقات ایک آدمی سے ہو گی جو پانی کا گھڑا اُٹھائے چل رہا ہو گا۔ اُس کے پیچھے ہو لینا۔ 14 جس گھر میں وہ داخل ہو اُس کے مالک سے کہنا، ’اُستاد آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کمرا کہاں ہے جہاں مَیں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاؤں؟‘ 15 وہ تمہیں دوسری منزل پر ایک بڑا اور سجا ہوا کمرا دکھائے گا۔ وہ تیار ہو گا۔ ہمارے لئے فسح کا کھانا وہیں تیار کرنا۔“

16 دونوں چلے گئے تو شہر میں داخل ہو کر سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا عیسیٰ نے اُنہیں بتایا تھا۔ پھر اُنہوں نے فسح کا کھانا تیار کیا۔

غدار کون ہے؟

17 شام کے وقت عیسیٰ بارہ شاگردوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ 18 جب وہ میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے تو اُس نے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، تم میں سے ایک

جو میرے ساتھ کھانا کھا رہا ہے مجھے دشمن کے حوالے کر
دے گا۔‘‘
19 شاگرد یہ سن کر غمگین ہوئے۔ باری باری اُنہوں
نے اُس سے پوچھا، ’’مَیں تو نہیں ہوں؟‘‘
20 عیسیٰ نے جواب دیا، ’’تم بارہ میں سے ایک
ہے۔ وہ میرے ساتھ اپنی روٹی سالن کے برتن میں ڈال
رہا ہے۔ 21 ابنِ آدم تو کوچ کر جائے گا جس طرح
کلامِ مقدّس میں لکھا ہے، لیکن اُس شخص پر افسوس جس کے
وسیلے سے اُسے دشمن کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اُس کے
لئے بہتر یہ ہوتا کہ وہ کبھی پیدا ہی نہ ہوتا۔‘‘

فسح کا آخری کھانا

22 کھانے کے دوران عیسیٰ نے روٹی لے کر
شکرگزاری کی دعا کی اور اُسے ٹکڑے کر کے شاگردوں کو
دے دیا۔ اُس نے کہا، ’’یہ لو، یہ میرا بدن ہے۔‘‘
23 پھر اُس نے مے کا پیالہ لے کر شکرگزاری کی
دعا کی اور اُسے اُنہیں دے دیا۔ سب نے اُس میں سے
پی لیا۔ 24 اُس نے اُن سے کہا، ’’یہ میرا خون ہے، نئے
عہد کا وہ خون جو بہتوں کے لئے بہایا جاتا ہے۔ 25 مَیں تم
کو سچ بتاتا ہوں کہ اب سے مَیں انگور کا رس نہیں پیوں گا،
کیونکہ اگلی دفعہ اِسے نئے سرے سے اللہ کی بادشاہی میں
ہی پیوں گا۔‘‘
26 پھر وہ ایک زبور گا کر نکلے اور زیتون کے پہاڑ
کے پاس پہنچے۔

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

27 عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ’’تم سب برگشتہ ہو
جاؤ گے، کیونکہ کلامِ مقدّس میں اللہ فرماتا ہے، ’مَیں چرواہے
کو مار ڈالوں گا اور بھیڑیں تتر بتر ہو جائیں گی۔‘ 28 لیکن
اپنے جی اُٹھنے کے بعد مَیں تمہارے آگے آگے گلیل
پہنچوں گا۔‘‘
29 پطرس نے اعتراض کیا، ’’دوسرے بے شک
سب برگشتہ ہو جائیں، لیکن مَیں کبھی نہیں ہوں گا۔‘‘
30 عیسیٰ نے جواب دیا، ’’مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں،
اِسی رات مرغ کے دوسری دفعہ بانگ دینے سے پہلے پہلے
تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔‘‘
31 پطرس نے اصرار کیا، ’’ہرگز نہیں! مَیں آپ کو
جاننے سے کبھی انکار نہیں کروں گا، چاہے مجھے آپ کے
ساتھ مرنا بھی پڑے۔‘‘
دوسروں نے بھی یہی کچھ کہا۔

گتسمنی باغ میں عیسیٰ کی دعا

32 وہ ایک باغ میں پہنچے جس کا نام گتسمنی تھا۔ عیسیٰ
نے اپنے شاگردوں سے کہا، ’’یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرو۔
مَیں دعا کرنے کے لئے آگے جاتا ہوں۔‘‘ 33 اُس نے
پطرس، یعقوب اور یوحنا کو ساتھ لیا۔ وہاں وہ گھبرا کر بے قرار
ہونے لگا۔ 34 اُس نے اُن سے کہا، ’’مَیں دکھ سے اِتنا
دبا ہوا ہوں کہ مرنے کو ہوں۔ یہاں ٹھہر کر جاگتے رہو۔‘‘
35 کچھ آگے جا کر وہ زمین پر گر گیا اور دعا کرنے
لگا کہ اگر ممکن ہو تو مجھے آنے والی گھڑیوں کی تکلیف سے
گزرنا نہ پڑے۔ 36 اُس نے کہا، ’’اے ابّا، اے باپ!
تیرے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ دُکھ کا یہ پیالہ مجھ سے ہٹا
لے۔ لیکن میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔‘‘
37 وہ اپنے شاگردوں کے پاس واپس آیا تو دیکھا
کہ وہ سو رہے ہیں۔ اُس نے پطرس سے کہا، ’’شمعون،
کیا تُو سو رہا ہے؟ کیا تُو ایک گھنٹا بھی نہیں جاگ سکا؟

38 جاگتے اور دعا کرتے رہو تا کہ تم آزمائش میں نہ پڑو۔
کیونکہ روح تو تیار ہے، لیکن جسم کمزور۔"
39 ایک بار پھر اُس نے جا کر وہی دعا کی جو پہلے
کی تھی۔ 40 جب واپس آیا تو دوبارہ دیکھا کہ وہ سو رہے
ہیں، کیونکہ نیند کی بدولت اُن کی آنکھیں بوجھل تھیں۔ وہ
نہیں جانتے تھے کہ کیا جواب دیں۔
41 جب عیسیٰ تیسری بار واپس آیا تو اُس نے اُن
سے کہا، "تم ابھی تک سو اور آرام کر رہے ہو؟ بس کافی
ہے۔ وقت آ گیا ہے۔ دیکھو، ابنِ آدم کو گنہگاروں کے
حوالے کیا جا رہا ہے۔ 42 اُٹھو۔ آؤ، چلیں۔ دیکھو، مجھے
دشمن کے حوالے کرنے والا قریب آ چکا ہے۔"

عیسیٰ کی گرفتاری

43 وہ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ یہوداہ پہنچ گیا،
جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا۔ اُس کے ساتھ تلواروں
اور لاٹھیوں سے لیس آدمیوں کا ہجوم تھا۔ اُنہیں راہنما
اماموں، شریعت کے علما اور بزرگوں نے بھیجا تھا۔ 44 اِس
غدّار یہوداہ نے اُنہیں ایک امتیازی نشان دیا تھا کہ جس کو
مَیں بوسہ دوں وہی عیسیٰ ہے۔ اُسے گرفتار کر کے لے
جائیں۔
45 جونہی وہ پہنچے یہوداہ عیسیٰ کے پاس گیا اور
"اُستاد!" کہہ کر اُسے بوسہ دیا۔ 46 اِس پر اُنہوں نے
اُسے پکڑ کر گرفتار کر لیا۔ 47 لیکن عیسیٰ کے پاس کھڑے
ایک شخص نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور امامِ اعظم کے
غلام کو مار کر اُس کا کان اُڑا دیا۔ 48 عیسیٰ نے اُن سے
پوچھا، "کیا مَیں ڈاکو ہوں کہ تم تلواریں اور لاٹھیاں لئے
مجھے گرفتار کرنے نکلے ہو؟ 49 مَیں تو روزانہ بیت المقدّس
میں تمہارے پاس تھا اور تعلیم دیتا رہا، مگر تم نے مجھے گرفتار
نہیں کیا۔ لیکن یہ اِس لئے ہو رہا ہے تا کہ کلامِ مقدّس کی
باتیں پوری ہو جائیں۔"
50 پھر سب کے سب اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔
51 لیکن ایک نوجوان عیسیٰ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا جو
صرف چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ لوگوں نے اُسے پکڑنے کی
کوشش کی، 52 لیکن وہ چادر چھوڑ کر ننگی حالت میں
بھاگ گیا۔

یہودی عدالتِ عالیہ کے سامنے

53 وہ عیسیٰ کو امامِ اعظم کے پاس لے گئے جہاں
تمام راہنما امام، بزرگ اور شریعت کے علما بھی جمع تھے۔
54 اِتنے میں پطرس کچھ فاصلے پر عیسیٰ کے پیچھے پیچھے
امامِ اعظم کے صحن تک پہنچ گیا۔ وہاں وہ ملازموں کے
ساتھ بیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔ 55 مکان کے اندر راہنما امام
اور یہودی عدالتِ عالیہ کے تمام افراد عیسیٰ کے خلاف
گواہیاں ڈھونڈ رہے تھے تا کہ اُسے سزائے موت دلوا
سکیں۔ لیکن کوئی گواہی نہ ملی۔ 56 کافی لوگوں نے اُس
کے خلاف جھوٹی گواہی تو دی، لیکن اُن کے بیان ایک
دوسرے کے متضاد تھے۔
57 آخرکار بعض نے کھڑے ہو کر یہ جھوٹی گواہی
دی، 58 "ہم نے اِسے یہ کہتے سنا ہے کہ مَیں انسان کے
ہاتھوں کے بنے اِس بیت المقدّس کو ڈھا کر تین دن کے
اندر اندر نیا مقدِس تعمیر کر دوں گا، ایک ایسا مقدِس جو انسان
کے ہاتھ نہیں بنائیں گے۔" 59 لیکن اُن کی گواہیاں بھی
ایک دوسری سے متضاد تھیں۔
60 پھر امامِ اعظم نے حاضرین کے سامنے کھڑے ہو
کر عیسیٰ سے پوچھا، "کیا تُو کوئی جواب نہیں دے گا؟ یہ
کیا گواہیاں ہیں جو یہ لوگ تیرے خلاف دے رہے

ہیں؟"

61 لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ امامِ اعظم نے اُس سے ایک اَور سوال کیا، "کیا تُو الحمید کا فرزند مسیح ہے؟"

62 عیسیٰ نے کہا، "جی، مَیں ہوں۔ اور آئندہ تم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے ہوئے دیکھو گے۔"

63 امامِ اعظم نے رنجش کا اظہار کر کے اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور کہا، "ہمیں مزید گواہوں کی کیا ضرورت رہی! 64 آپ نے خود سن لیا ہے کہ اِس نے کفر بکا ہے۔ آپ کا کیا فیصلہ ہے؟"

سب نے اُسے سزائے موت کے لائق قرار دیا۔

65 پھر کچھ اُس پر تھوکنے لگے۔ اُنہوں نے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اُسے مُکّے مار مار کر کہنے لگے، "نبوت کر!" ملازموں نے بھی اُسے تھپڑ مارے۔

پطرس عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

66 اِس دوران پطرس نیچے صحن میں تھا۔ امامِ اعظم کی ایک نوکرانی وہاں سے گزری 67 اور دیکھا کہ پطرس وہاں آگ تاپ رہا ہے۔ اُس نے غور سے اُس پر نظر کی اور کہا، "تم بھی ناصرت کے اُس آدمی عیسیٰ کے ساتھ تھے۔"

68 لیکن اُس نے انکار کیا، "مَیں نہیں جانتا یا سمجھتا کہ تُو کیا بات کر رہی ہے۔" یہ کہہ کر وہ گیٹ کے قریب چلا گیا۔ [اُسی لمحے مرغ نے بانگ دی۔]

69 جب نوکرانی نے اُسے وہاں دیکھا تو اُس نے دوبارہ پاس کھڑے لوگوں سے کہا، "یہ بندہ اُن میں سے ہے۔" 70 دوبارہ پطرس نے انکار کیا۔

تھوڑی دیر کے بعد پطرس کے ساتھ کھڑے لوگوں نے بھی اُس سے کہا، "تم ضرور اُن میں سے ہو کیونکہ تم گلیل کے رہنے والے ہو۔"

71 اِس پر پطرس نے قسم کھا کر کہا، "مجھ پر لعنت اگر مَیں جھوٹ بول رہا ہوں۔ مَیں اُس آدمی کو نہیں جانتا جس کا ذکر تم کر رہے ہو۔"

72 فوراً مرغ کی بانگ دوسری مرتبہ سنائی دی۔ پھر پطرس کو وہ بات یاد آئی جو عیسیٰ نے اُس سے کہی تھی، "مرغ کے دوسری دفعہ بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین بار مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔" اِس پر وہ رو پڑا۔

پیلاطس کے سامنے

15 صبح سویرے ہی راہنما امام بزرگوں، شریعت کے علما اور پوری یہودی عدالتِ عالیہ کے ساتھ مل کر فیصلے تک پہنچ گئے۔ وہ عیسیٰ کو باندھ کر وہاں سے لے گئے اور رومی گورنر پیلاطس کے حوالے کر دیا۔ 2 پیلاطس نے اُس سے پوچھا، "کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "جی، آپ خود کہتے ہیں۔"

3 راہنما اماموں نے اُس پر بہت الزام لگائے۔ 4 چنانچہ پیلاطس نے دوبارہ اُس سے سوال کیا، "کیا تم کوئی جواب نہیں دو گے؟ یہ تو تم پر بہت سے الزامات لگا رہے ہیں۔"

5 لیکن عیسیٰ نے اِس پر بھی کوئی جواب نہ دیا، اور پیلاطس بڑا حیران ہوا۔

سزائے موت کا فیصلہ

6 اُن دنوں یہ رواج تھا کہ ہر سال فسح کی عید پر ایک قیدی کو رِہا کر دیا جاتا تھا۔ یہ قیدی عوام سے منتخب کیا جاتا تھا۔ 7 اُس وقت کچھ آدمی جیل میں تھے جو حکومت

کے خلاف کسی انقلابی تحریک میں شریک ہوئے تھے اور
جنہوں نے بغاوت کے موقع پر قتل و غارت کی تھی۔ اُن
میں سے ایک کا نام برابا تھا۔ **8** اب ہجوم نے پیلاطس کے
پاس آ کر اُس سے گزارش کی کہ وہ معمول کے مطابق ایک
قیدی کو آزاد کر دے۔ **9** پیلاطس نے پوچھا، ”کیا تم
چاہتے ہو کہ مَیں یہودیوں کے بادشاہ کو آزاد کر دوں؟“
10 وہ جانتا تھا کہ راہنما اماموں نے عیسیٰ کو صرف حسد کی
بنا پر اُس کے حوالے کیا ہے۔

11 لیکن راہنما اماموں نے ہجوم کو اُکسایا کہ وہ عیسیٰ
کے بجائے برابا کو مانگیں۔ **12** پیلاطس نے سوال کیا،
”پھر مَیں اِس کے ساتھ کیا کروں جس کا نام تم نے
یہودیوں کا بادشاہ رکھا ہے؟“

13 وہ چیخے، ”اُسے مصلوب کریں۔“

14 پیلاطس نے پوچھا، ”کیوں؟ اُس نے کیا جرم
کیا ہے؟“

لیکن لوگ مزید شور مچا کر چیختے رہے، ”اُسے مصلوب
کریں!“

15 چنانچہ پیلاطس نے ہجوم کو مطمئن کرنے کی خاطر
برابا کو آزاد کر دیا۔ اُس نے عیسیٰ کو کوڑے لگانے کو کہا، پھر
اُسے مصلوب کرنے کے لئے فوجیوں کے حوالے کر دیا۔

فوجی عیسیٰ کا مذاق اُڑاتے ہیں

16 فوجی عیسیٰ کو گورنر کے محل بنام پریٹوریم کے صحن
میں لے گئے اور پوری پلٹن کو اکٹھا کیا۔ **17** اُنہوں نے
اُسے ارغوانی رنگ کا لباس پہنایا اور کانٹے دار ٹہنیوں کا
ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ **18** پھر وہ اُسے
سلام کرنے لگے، ”اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!“
19 لاٹھی سے اُس کے سر پر مار مار کر وہ اُس پر تھوکتے
رہے۔ گھٹنے ٹیک کر اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا۔ **20** پھر اُس
کا مذاق اڑانے سے تھک کر اُنہوں نے ارغوانی لباس اُتار کر
اُسے دوبارہ اُس کے اپنے کپڑے پہنائے۔ پھر وہ اُسے
مصلوب کرنے کے لئے باہر لے گئے۔

عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

21 اُس وقت لبیا کے شہر کرین کا رہنے والا ایک
آدمی بنام شمعون دیہات سے شہر کو آ رہا تھا۔ وہ سکندر اور
رُوفس کا باپ تھا۔ جب وہ عیسیٰ اور فوجیوں کے پاس سے
گزرنے لگا تو فوجیوں نے اُسے صلیب اُٹھانے پر مجبور
کیا۔ **22** یوں چلتے چلتے وہ عیسیٰ کو ایک مقام پر لے گئے
جس کا نام گلگتا (یعنی کھوپڑی کا مقام) تھا۔ **23** وہاں
اُنہوں نے اُسے مے پیش کی جس میں مُر ملایا گیا تھا، لیکن
اُس نے پینے سے انکار کیا۔ **24** پھر فوجیوں نے اُسے
مصلوب کیا اور اُس کے کپڑے آپس میں بانٹ لئے۔ یہ
فیصلہ کرنے کے لئے کہ کس کو کیا کیا ملے گا اُنہوں نے
قرعہ ڈالا۔ **25** نو بجے صبح کا وقت تھا جب اُنہوں نے
اُسے مصلوب کیا۔ **26** ایک تختی صلیب پر لگا دی گئی جس
پر یہ الزام لکھا تھا، ”یہودیوں کا بادشاہ۔“ **27** دو ڈاکوؤں کو
بھی عیسیٰ کے ساتھ مصلوب کیا گیا، ایک کو اُس کے دہنے
ہاتھ اور دوسرے کو اُس کے بائیں ہاتھ۔ [**28** یوں
مقدّس کلام کا وہ حوالہ پورا ہوا جس میں لکھا ہے، ’اُسے
مجرموں میں شمار کیا گیا۔‘]

29 جو وہاں سے گزرے اُنہوں نے کفر بک کر اُس
کی تذلیل کی اور سر ہلا ہلا کر اپنی حقارت کا اظہار کیا۔
اُنہوں نے کہا، ”تُو نے تو کہا تھا کہ مَیں بیت المقدّس
کو ڈھا کر اُسے تین دن کے اندر اندر دوبارہ تعمیر کر دوں گا۔
30 اب صلیب پر سے اُتر کر اپنے آپ کو بچا!“

31 راہنما اماموں اور شریعت کے علما نے بھی عیسیٰ کا
مذاق اُڑا کر کہا، ”اِس نے اَوروں کو بچایا، لیکن اپنے آپ
کو نہیں بچا سکتا۔ 32 اسرائیل کا یہ بادشاہ مسیح اب صلیب
پر سے اُتر آئے تاکہ ہم یہ دیکھ کر ایمان لائیں۔“
اور جن آدمیوں کو اُس کے ساتھ مصلوب کیا گیا تھا
اُنہوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔

عیسیٰ کی موت

33 دوپہر بارہ بجے پورا ملک اندھیرے میں ڈوب
گیا۔ یہ تاریکی تین گھنٹوں تک رہی۔ 34 پھر تین بجے عیسیٰ
اونچی آواز سے پکار اُٹھا، ”ایلی، ایلی، لما شبقتنی؟“ جس
کا مطلب ہے، ”اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو نے
مجھے کیوں ترک کر دیا ہے؟“
35 یہ سن کر پاس کھڑے کچھ لوگ کہنے لگے، ”وہ
الیاس نبی کو بلا رہا ہے۔“ 36 کسی نے دوڑ کر مے کے
سرکے میں ایک اسفنج ڈبویا اور اُسے ڈنڈے پر لگا کر عیسیٰ کو
چسانے کی کوشش کی۔ وہ بولا، ”آؤ ہم دیکھیں، شاید الیاس
آ کر اُسے صلیب پر سے اُتار لے۔“
37 لیکن عیسیٰ نے بڑے زور سے چلّا کر دم چھوڑ دیا۔
38 اُسی وقت بیت المقدّس کے مقدّس ترین کمرے
کے سامنے لٹکا ہوا پردہ اوپر سے لے کر نیچے تک دو حصوں
میں پھٹ گیا۔ 39 جب عیسیٰ کے مقابل کھڑے رومی
افسر* نے دیکھا کہ وہ کس طرح مرا تو اُس نے کہا، ”یہ
آدمی واقعی اللہ کا فرزند تھا!“
40 کچھ خواتین بھی وہاں تھیں جو کچھ فاصلے پر اِس
کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ اُن میں مریم مگدلینی، چھوٹے
یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم اور سلومی بھی تھیں۔ 41 گلیل
میں یہ عورتیں عیسیٰ کے پیچھے چل کر اُس کی خدمت کرتی
رہی تھیں۔ کئی اَور خواتین بھی وہاں تھیں جو اُس کے ساتھ
یروشلم آ گئی تھیں۔

عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

42 یہ سب کچھ جمعہ کو ہوا جو اگلے دن کے سبت کے
لئے تیاری کا دن تھا۔ جب شام ہونے کو تھی 43 تو ارمتیہ
کا ایک آدمی بنام یوسف ہمت کر کے پیلاطس کے پاس
گیا اور اُس سے عیسیٰ کی لاش مانگی۔ (یوسف یہودی
عدالتِ عالیہ کا نامور ممبر تھا اور اللہ کی بادشاہی کے آنے
کے انتظار میں تھا۔) 44 پیلاطس یہ سن کر حیران ہوا کہ
عیسیٰ مر چکا ہے۔ اُس نے رومی افسر* کو بلا کر اُس سے
پوچھا کہ کیا عیسیٰ واقعی مر چکا ہے؟ 45 جب افسر نے اِس
کی تصدیق کی تو پیلاطس نے یوسف کو لاش دے دی۔
46 یوسف نے کفن خرید لیا، پھر عیسیٰ کی لاش اُتار کر اُسے
کتان کے کفن میں لپیٹا اور ایک قبر میں رکھ دیا جو چٹان
میں تراشی گئی تھی۔ آخر میں اُس نے ایک بڑا پتھر لڑھکا کر
قبر کا منہ بند کر دیا۔ 47 مریم مگدلینی اور یوسیس کی ماں
مریم نے دیکھ لیا کہ عیسیٰ کی لاش کہاں رکھی گئی ہے۔

عیسیٰ جی اُٹھتا ہے

16 ہفتے کی شام کو جب سبت کا دن گزر گیا تو مریم
مگدلینی، یعقوب کی ماں مریم اور سلومی نے خوشبودار مسالے
خرید لئے، کیونکہ وہ قبر کے پاس جا کر اُنہیں عیسیٰ کی لاش
پر لگانا چاہتی تھیں۔ 2 چنانچہ وہ اتوار کو صبح سویرے ہی قبر
پر گئیں۔ سورج طلوع ہو رہا تھا۔ 3 راستے میں وہ ایک
دوسرے سے پوچھنے لگیں، ”کون ہمارے لئے قبر کے منہ
سے پتھر کو لڑھکائے گا؟“ 4 لیکن جب وہاں پہنچیں اور نظر

* سو سپاہیوں پر مقرر افسر

اُٹھا کر قبر پر غور کیا تو دیکھا کہ پتھر کو ایک طرف لڑھکایا جا
چکا ہے۔ یہ پتھر بہت بڑا تھا۔ 5 وہ قبر میں داخل ہوئیں۔
وہاں ایک جوان آدمی نظر آیا جو سفید لباس پہنے ہوئے
دائیں طرف بیٹھا تھا۔ وہ گھبرا گئیں۔
6 اُس نے کہا، ”مت گھبراؤ۔ تم عیسیٰ ناصری کو
ڈھونڈ رہی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔ وہ جی اُٹھا ہے، وہ یہاں
نہیں ہے۔ اُس جگہ کو خود دیکھ لو جہاں اُسے رکھا گیا تھا۔
7 اب جاؤ، اُس کے شاگردوں اور پطرس کو بتا دو کہ وہ
تمہارے آگے آگے گلیل پہنچ جائے گا۔ وہیں تم اُسے
دیکھو گے، جس طرح اُس نے تم کو بتایا تھا۔“
8 خواتین لرزتی اور اُلجھی ہوئی حالت میں قبر سے
نکل کر بھاگ گئیں۔ اُنہوں نے کسی کو بھی کچھ نہ بتایا،
کیونکہ وہ نہایت سہمی ہوئی تھیں۔

عیسیٰ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوتا ہے

9 جب عیسیٰ اتوار کو صبح سویرے جی اُٹھا تو پہلا شخص
جس پر وہ ظاہر ہوا مریم مگدلینی تھی جس سے اُس نے
سات بدروحیں نکالی تھیں۔ 10 مریم عیسیٰ کے ساتھیوں کے
پاس گئی جو ماتم کر رہے اور رو رہے تھے۔ اُس نے اُنہیں جو
کچھ ہوا تھا بتایا۔ 11 لیکن گو اُنہوں نے سنا کہ عیسیٰ زندہ ہے
اور کہ مریم نے اُسے دیکھا ہے تو بھی اُنہیں یقین نہ آیا۔

عیسیٰ مزید دو شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے

12 اِس کے بعد عیسیٰ دوسری صورت میں اُن میں سے
دو پر ظاہر ہوا جب وہ یروشلم سے دیہات کی طرف پیدل
چل رہے تھے۔ 13 دونوں نے واپس جا کر یہ بات باقی
لوگوں کو بتائی۔ لیکن اُنہیں اِن کا بھی یقین نہ آیا۔

عیسیٰ گیارہ رسولوں پر ظاہر ہوتا ہے

14 آخر میں عیسیٰ گیارہ شاگردوں پر بھی ظاہر ہوا۔
اُس وقت وہ میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ اُس نے
اُنہیں اُن کی بے اعتقادی اور سخت دلی کے سبب سے ڈانٹا،
کہ اُنہوں نے اُن کا یقین نہ کیا جنہوں نے اُسے زندہ
دیکھا تھا۔ 15 پھر اُس نے اُن سے کہا، ”پوری دنیا میں
جا کر تمام مخلوقات کو اللہ کی خوش خبری سناؤ۔ 16 جو بھی
ایمان لا کر بپتسمہ لے اُسے نجات ملے گی۔ لیکن جو ایمان
نہ لائے اُسے مجرم قرار دیا جائے گا۔ 17 اور جہاں جہاں
لوگ ایمان رکھیں گے وہاں یہ الٰہی نشان ظاہر ہوں گے: وہ
میرے نام سے بدروحیں نکال دیں گے، نئی نئی زبانیں
بولیں گے 18 اور سانپوں کو اُٹھا کر محفوظ رہیں گے۔ مہلک
زہر پینے سے اُنہیں نقصان نہیں پہنچے گا اور جب وہ اپنے
ہاتھ مریضوں پر رکھیں گے تو شفا پائیں گے۔“

عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

19 اُن سے بات کرنے کے بعد خداوند عیسیٰ کو
آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور وہ اللہ کے دہنے ہاتھ بیٹھ گیا۔
20 اِس پر شاگردوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی۔ اور
خداوند نے اُن کی حمایت کر کے الٰہی نشانوں سے کلام کی
تصدیق کی۔